تنظیم المدارس (اہلِ سنت) پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

سوالیہ پرچہ کے ساتھ

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

درجہ خاصہ 1



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

امتحان سالانہ الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل.....قرآن

سوال نمبر1:-کوئی سے دو اجزا کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳۵

(الف) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

(ب) وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ لا وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ○

(ج) قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط قُلْ إِنِّيْٓ أُمِرْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○

سوال نمبر2:-کوئی سی پانچ آیات کا ترجمہ کریں؟ ۳۵=۷×۵

(۱) اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ط وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ص وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز

(۲) إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ج فَاعْلَمُوْٓا أَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

(۳) وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيْلِ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ○

(۴) وَحَسِبُوْٓا أَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ط وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ○

(۵) وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ○

(۶) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ○

(۷) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَیْهِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ○

(۸) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ○

حصہ دوم......تجوید

سوال نمبر3:-کوئی سے پانچ اجزا کا جواب لکھیں؟ ۳۰=۶×۵

(۱) تجوید کی تعریف کریں نیز لحن جلی اور خفی میں کیا فرق ہے؟ اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

(۲) شروع قراءت اور درمیان سورت کا کیا مطلب ہے؟ اس میں کتنی وجہیں جائز ہیں؟

(۳) قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

(۴) صفت کس کو کہتے ہیں؟ صفت ہمس کی وضاحت کریں؟

(۵) کسی حرف کی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے تو کیا قباحت ہے؟

(۶) نون ساکن اور تنوین کے قاعدوں کے نام لکھیں؟

(۷) مَنْ اٰمَنَ میں کیا قاعدہ ہے؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید واصول تفسیر

حصہ اوّل......قرآن

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزا کا ترجمہ تحریر کریں؟

(الف) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

(ب) وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ لا وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ○

(ج) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ط قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ○

جواب: ترجمہ اجزاء:

(الف) تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا، مگر جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر بانٹا کرنا، یہ گناہ کا کام ہے۔

(ب) اور جب تم نماز کے لیے آذان دو تو اسے ہنسی کھیل بناتے ہیں' یہ اس لیے کہ وہ نرے بے عقل لوگ ہیں، تم فرماؤ: اے کتابیو! تمہیں کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف اترا اور اس پر جو پہلے اترا، اور یہ کہ تم میں اکثر بے حکم ہیں۔

(ج) تم فرماؤ: کیا اللہ کے سوا کسی اور کو والی بناؤں، وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے، تم فرماؤ: مجھے حکم ہوا کہ سب سے پہلے گردن رکھوں اور ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں؟

(۱) اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ز

(۲) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(۳) وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(۴) وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝

(۵) وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(۶) فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(۷) وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝

(۸) وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(۱) آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

(۲) مگر وہ جنہوں نے توبہ کر لی، اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۳) اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں اس پر جو اللہ نے اس میں اتارا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

(۴) اور وہ اس گمان میں ہیں کہ کوئی سزا نہ ہوگی تو اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے۔

(۵) اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا، جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں لیکر آیا، تو ان میں کے کافر بولے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو۔

(۶) تو بے شک انہوں نے حق کو جھٹلایا جب ان کے پاس آیا، تو اب انہیں خبر ہوا چاہتی ہے اس چیز

کی جس پر ہنس رہے تھے۔

(۷) اور اگر ہم نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ رکھتے جس میں اب پڑے ہیں۔

(۸) اور کبھی تم دیکھو جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے، تو کہیں گے کاش کسی طرح ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے ربّ کی آیات نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں۔

حصہ دوم...... تجوید

سوال نمبر 3:- درج ذیل اجزا کا جواب لکھیں؟

(۱) تجوید کی تعریف کریں نیز لحن جلی اور خفی میں کیا فرق ہے؟ اور ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

(۲) شروع قراءت اور درمیان سورت کا کیا مطلب ہے اس میں کتنی وجہیں جائز ہیں؟

(۳) قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

(۴) صفت کس کو کہتے ہیں؟ صفت ہمس کی وضاحت کریں؟

(۵) کسی حرف کی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے تو کیا قباحت ہے؟

(۶) نون ساکن اور تنوین کے قاعدوں کے نام لکھیں؟

(۷) مَنْ اٰمَنَ میں کیا قاعدہ ہے؟

جواب: (۱) تجوید کی تعریف، لحن جلی و خفی میں فرق اور ہر ایک کا حکم

تجوید کی تعریف:

حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا اور وقف کے مواقع اور قاعدے پہچاننا۔

لحن جلی و خفی میں فرق اور ان کا حکم:

لحن جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں مثلاً ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف، یا ایک حرکت کی جگہ دوسری حرکت پڑھنا۔ یہ پڑھنا، سننا اور لکھنا حرام ہے۔

لحن خفی چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں یعنی حروف کی بعض وہ صفات جن سے حروف میں خوبی اور زینت پیدا ہوتی ہے مثلاً کسی غنہ والے حرف کو بغیر غنہ کے پڑھنا۔ یہ لحن جلی کی طرح حرام نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

(۲) اگر ابتداء قراءت درمیان سورت سے ہو، تو استعاذہ ضروری ہے اور بِسْمِ اللّٰہِ کے بارے میں اختیار ہے۔ اگر بِسْمِ اللّٰہِ بھی پڑھی جائے تو صرف دو وجوہات جائز ہیں:

فصل کل اور (i) وصل اوّل، (ii) فصل ثانی جائز ہے۔ اگر بِسْمِ اللّٰہِ نہ پڑھی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پر

وقف کر کے پڑھنا چاہیے۔ ہاں اگر شروع میں اللہ پاک کا کوئی اسم نہ ہو، تو اس صورت میں بھی وصل جائز ہے۔

(۳) "قاف" اور "کاف" کے مخرج میں فرق:

زبان کی جڑ اور تالو سے "قاف" اور قاف کے مخرج سے ذرا باہر کی طرف سے "کاف" نکلتا ہے۔

(۴) صفت کی تعریف اور صفت ہمس کی وضاحت:

صفت: حرف کی ایک ایسی کیفیت اور حالت ہے، جس سے ایک مخرج کے کئی حرفوں میں فرق ہو جاتا ہے۔

ہمس: اس کے معنی ضعف کی وجہ سے آواز کا پست ہونا، جن حروف میں یہ صفت ہو، ان کو مہموسہ کہتے ہیں۔ یہ دس حروف ہیں جن کا مجموعہ "فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ" ہے، ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز ان کے مخرج میں اس قدر ضعف یعنی کمزوری سے ٹھہرے کہ سانس جاری اور آواز پست رہے۔ جیسے "فَحَدِّثْ" کی ثاء۔

(۵) صفت لازمہ ادا نہ کرنے کی قباحت:

صفت لازمہ وہ ہے، جو حرف سے الگ نہ ہو اور ہر حال میں حرف کو لازم ہو اور حرف کی ذات میں اس طرح داخل ہو کہ اگر کسی حرف کی کوئی صفت لازمہ ادا نہ کی جائے، تو وہ حرف صحیح نہ رہے، یہ خراب ہو جائے۔

(۶) نون ساکن اور نون تنوین کے قاعدوں کے نام:

ان کے قواعد چار ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اظہار، (۲) ادغام، (۳) قلب، (۴) اخفاء

(۷) "مَنْ اٰمَنَ" میں قاعدہ:

نون ساکن کا اظہار یعنی اظہار حلقی۔



امتحان سالانہ الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے   کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل ...... حدیث

سوال نمبر 1:-(الف) "ما حق زوجة احدنا عليه" بیوی کے شوہر پر تین حق بیان کریں؟ ۱۵=۵×۳

(ب) درج ذیل حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟ ۱۵=۸+۷

قال لا تؤذی امرأة زوجها فی الدنیا الا قالت زوجته من الحور العین لا تؤذیه قاتلك الله فانما هو عندك دخیل یوشك ان یفارقك الینا .

سوال نمبر 2:-(الف) احادیث کی روشنی میں حق جار میں سے تین ذکر کریں؟ ۱۵=۵×۳

(ب) بیُر حاء کس صحابی کا تھا اور انہوں نے اس کنویں کا کیا کیا؟ ۱۵=۱۰+۵

سوال نمبر 3:-(الف) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اجلال الله تعالی ......

اجلال الله سے مراد کون کون سے کام ہیں؟ کم از کم تین لکھیں۔ ۱۵=۵×۳

(ب) درج ذیل حدیث میں بیان کردہ دونوں حقوق بیان کریں؟ ۱۵

فقال یا معاذ هل تدری ماحق الله علی عباده وما حق العباد علی الله .

حصہ دوم ...... عقائد

سوال نمبر 4:-(الف) انبیاء و اولیاء سے توسل کا مطلب کیا ہے؟ ۱۰

(ب) اللہ تعالی کے بندوں سے استغاثہ واستعانت کے جائز ہونے پر کیا دلائل ہیں؟ ۱۰

سوال نمبر 5:-(الف) انبیاء کرام کے زندہ ہونے پر دلائل بیان کریں؟ ۱۰

(ب) اہل قبور کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کے جائز ہونے پر دلائل تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:-(الف) تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا کیا حکم ہے؟ ۱۰

(ب) کرامات اولیاء کے واقع ہونے پر کیا دلائل ہیں؟ ۱۰

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

حصہ اوّل......حدیث

سوال نمبر 1:-(الف)"ما حق زوجة احدنا عليه" بیوی کے شوہر پر تین حق بیان کریں؟

(ب) درج ذیل حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں؟

قَالَ لَا تُؤْذِي اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا .

جواب: (الف) شوہر پر بیوی کے تین حق:

شوہر پر بیوی کے تین حقوق حسب ذیل ہیں:

(۱) شوہر، بیوی کو نان ونفقہ فراہم کرے۔

(۲) اسے رہائش فراہم کرے۔

(۳) بیوی کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔

(ب) اعراب بر حدیث اور ترجمہ حدیث:

نوٹ: اعراب اوپر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ حدیث درج ذیل ہے:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت دیتی ہے، حور عین اس سے کہتی ہے، جو اس مرد کی زوجہ ہوگی: اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے، تو اسے تکلیف نہ دے کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

سوال نمبر 2:-(الف) احادیث کی روشنی میں حق جار میں سے تین ذکر کریں؟

(ب) بئر حاء کس صحابی کا تھا اور انہوں نے اس کنویں کا کیا کیا؟

جواب: (الف) حدیث کی روشنی میں ہمسائے کے تین حقوق:

حدیث کے حوالے سے ہمسائے کے تین حقوق درج ذیل ہیں:

۱- اکرام کرنا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکریم بجالائے۔

۲- حسن سلوک کرنا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر

ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرے۔

۳- ہمسائے کو تکلیف نہ دینا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمسائے کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی۔

(ب) بیئر حاء کے مالک کا نام اور اس کا اس کنویں سے معاملہ:

۱- بیئر حاء کا مالک: مشہور صحابی رسول، حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اس کنویں کے مالک مجازی تھے، انہیں اپنے اموال میں سے بیئر حاء سب سے زیادہ پسند تھا اور اس کنویں کا اصل نام "بیئر حاء باغ والا" تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی سے متصل تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اکثر تشریف لے جاتے اور اس کا ٹھنڈا اور شیریں پانی نوش فرماتے تھے۔

۲- بیئر حاء کے ساتھ معاملہ: جب یہ ارشاد خداوندی نازل ہوا: "تم ہرگز نہیں پا سکو گے کامل نیکی کا رتبہ جب تک کہ تم نہ خرچ کرو اپنے اس مال کو جسے تم پسند کرتے ہو۔" تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہو چکا ہے، لہٰذا میں اپنا یہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ لہٰذا آپ جس طرح چاہیں اسے استعمال میں لائیں۔

سوال نمبر 3:-(الف) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ تعالیٰ......

اجلال اللہ سے مراد کون کون سے کام ہیں؟ کم از کم تین لکھیں۔

(ب) درج ذیل حدیث میں بیان کردہ دونوں حقوق بیان کریں۔

فقال یا معاذ هل تدری ماحق اللہ علی عبادہ و ما حق العباد علی اللہ۔

(الف) اجلال اللہ تعالیٰ سے متعلق تین کام:

اجلال اللہ سے متعلق تین امور درج ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جائے۔

۲- اس کی ذات کو وحدہ لاشریك له تسلیم کیا جائے۔

۳- اس کی عبادت و ریاضت کی جائے۔

(ب) عبارت میں بیان کردہ دو حقوق کی وضاحت:

عبارت میں دو حقوق بیان کیے گئے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ اسے معبود حقیقی تسلیم کرتے ہوئے، اس کی عبادت کریں، تاکہ

اس کی خوشنودی کا پروانہ حاصل ہو۔اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی عبادت کا مقصد حیات ہے۔

۲-بندوں کا ذات باری تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ وہ ان سے خوشنودی کا اظہار کرے اور انہیں جنت میں داخل کرے۔اس حق کی تکمیل اس کے فضل وکرم کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 4:-(الف) انبیاء واولیاء سے توسل کا مطلب کیا ہے؟

(ب) اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ واستعانت کے جائز ہونے پر کیا دلائل ہیں؟

جواب:(الف) انبیاء واولیاء سے توسل کا مطلب:

توسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں کے ذکر سے برکت حاصل کی جائے، کیونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں پر رحم فرماتا ہے،ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کے برآنے اور مطالب کے حاصل ہونے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اور واسطہ بنایا جائے، کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہے،اللہ تعالیٰ ان کی دعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میرے بندے نے فرائض سے بڑھ کر کسی محبوب شے کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کیا، میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے کرتے اس مقام کو پہنچ جاتا ہے میں اسے محبوب بنالیتا ہوں،اور جب اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی قوت سمع بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے،اور اس کی قوت بصر ہوتا ہوں۔جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے،اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں' جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا رجل (پاؤں) ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر میری پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

(ب) اللہ تعالیٰ کے بندوں سے استغاثہ واستعانت کے جائز ہونے پر دلائل:

امام بخاری "کتاب الزکوۃ" میں روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سورج قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائے گا،لوگ اس حالت میں حضرت آدم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام' پھر سید العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد طلب کریں گے۔(الحدیث) تمام اہل محشر انبیاء کرام علیہم السلام سے مدد طلب کرنے کے جواز پر متفق ہوں گے' یہ اتفاق اس بنا پر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ انہیں الہام فرمائے گا۔یہ حدیث انبیاء کرام علیہم السلام سے دنیا اور آخرت میں توسل اور استعانت کے مستحب ہونے کی قوی دلیل ہے۔

2- امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی راستے سے بھٹک جائے، یا امداد کا طلب گار ہو اور وہ ایسی زمین میں ہو جہاں کوئی غمگسار نہ ہو، تو کہے: یَـا عِبَادَ اللّٰہِ اَغِیْثُوْنِیْ اور ایک روایت میں ہے اَعِیْنُوْنِیْ اے اللہ کے بندو! میری امداد کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں تم نہیں دیکھتے۔

اس حدیث کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں سے مدد طلب کرنا اور انہیں ندا کرنا جائز ہے جو غائب ہوں۔

سوال نمبر 5:- (الف) انبیاء کرام کے زندہ ہونے پر دلائل بیان کریں؟

(ب) اہل قبور کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کے جائز ہونے پر دلائل تحریر کریں؟

جواب: (الف) انبیاء کرام کے زندہ ہونے پر دلائل:

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہمارا گزر ہوا، وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

امام بیہقی اور ابویعلیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہداء کی زندگی صراحۃً بیان فرمائی ہے: ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ۝

ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے ربّ کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جب شہید زندہ ہیں، تو انبیاء کرام اور صدیقین بطریق اولیٰ زندہ ہوں گے' کیونکہ وہ شہداء سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ماجد آرام فرما تھے، اس حال میں داخل ہوا کرتی تھی کہ پردے کا کچھ خاص اہتمام نہ ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ ایک میرے شوہر محترم ہیں اور ایک والد ماجد ہیں، جب ان کے ساتھ حضرت عمر فاروق دفن ہوئے' تو اللہ کی قسم! عمر فاروق سے حیا کی بنا پر اس طرح داخل ہوتی تھی کہ میں نے اپنے جسم کو خوب اچھی طرح کپڑوں میں لپیٹ رکھا ہوتا تھا، اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ رہے ہیں، یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عمر فاروق ان کے گھر میں

دفن ہوئے، تو داخل ہوتے وقت پردے کا خصوصی اہتمام کیا کرتی تھیں۔

(ب) اہل قبور کے لیے قرآن پاک کی تلاوت کے جائز ہونے پر دلائل:

اہل قبور کے لیے مسلمانوں کا ہر عمل خواہ وہ قرآن پاک کی تلاوت ہو یا کلمہ طیبہ کا ورد ہو، حق اور درست ہے، علماء اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ اس کا ثواب اہل قبور کو پہنچتا ہے، کیونکہ مسلمان تلاوت اور کلمہ طیبہ پڑھنے کے بعد یہ دعا کرتے ہیں، اے اللہ! جو کچھ ہم نے تلاوت کی اور کلمہ طیبہ پڑھا، اس کا ثواب فلاں (بلکہ تمام اہل اسلام) کو عطا فرما، اختلاف اس صورت میں ہے جب دعا نہ کرے۔ امام شافعی کا مشہور مذہب یہ ہے کہ ثواب نہیں پہنچتا۔ متاخرین علماء شافعیہ باقی تین اماموں کی طرح قائل ہیں کہ تلاوت اور ذکر کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اسی پر لوگوں کا عمل ہے، اور جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔ امام حجت، قطب الارشاد سیّدنا عبداللہ بن علوی حداد رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سبیل الاذکار میں فرماتے ہیں: اہل قبور کو برکت کے لحاظ سے عظیم ترین اور بہت ہی نفع دینے والی جو چیز بطور ہدیہ بھیجی جاتی ہے، وہ قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے ثواب کا ایصال ہے، شہروں اور زمانوں میں مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے اور سلف و خلف کے جمہور علماء اور اولیاء کا یہی مذہب ہے۔

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اقرء وا علی موتاکم سورۃ یٰسین اپنے مردوں پر سورۃ یٰسین پڑھو۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مطلق ہے خواہ نزع کے وقت ہو یا وفات کے بعد، دونوں حالتوں کو شامل ہے۔

امام بیہقی "شعب الایمان" میں اور امام طبرانی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے ایک شخص فوت ہو جائے تو اسے روکو نہیں، اسے جلد اس کی قبر تک لے جاؤ (تدفین کے بعد) اس کے سر کے پاس سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پاؤں کے پاس اسی سورہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔ اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جمع الجوامع میں بیان کیا۔

کتاب الروح میں ابن قیم کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے پاس قرآن کا پڑھنا سنت ہے، اس پر دلیل دیتے ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ سلف صالحین (صحابہ کرام اور تابعین) نے وصیت کی کہ ان کی قبروں کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کی جائے، ان میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصیت کی کہ ان کی قبر کے پاس سورہ بقرہ پڑھی جائے اور انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی شخص فوت

ہو جاتا' تو اس کی قبر پر آمد و رفت رکھتے تھے، اور اس کے پاس قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔

(کتاب الروح)

علماء نے بیان فرمایا: انسان کے لیے جائز ہے کہ اپنے (نفلی) عمل کا ثواب دوسرے کو دے دے، چاہے نماز ہو یا تلاوت یا ان کے علاوہ۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو امام دارقطنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی کہ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین زندہ تھے، میں ان کی زندگی میں ان کی خدمت کیا کرتا تھا، ان کی وفات کے بعد ان کی خدمت کیسے کروں؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی میں سے یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لیے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لیے روزے رکھے۔

سوال نمبر 6:-(الف) تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

(ب) کرامات اولیاء کے واقع ہونے پر کیا دلائل ہیں؟

جواب: (الف) تعویذ لکھنے اور گلے میں ڈالنے کا حکم:

ایسے تعویذ کا لکھنا جائز ہے جن میں نامعلوم معانی والے اسماء نہ ہوں، اسی طرح ان کا انسانوں یا چارپایوں کے گلے میں ڈالنا بھی جائز ہے، یہی مذہب صحیح ہے، امت محمدیہ (علی صاحبها الصلوٰة والسلام) کے محققین علماء اسی کے قائل ہیں۔

ابن قیم نے زاد المعاد میں ابن حبان کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے حضرت جعفر ابن محمد بن علی رضی اللہ عنہما سے گلے میں تعویذ ڈالنے کے بارے میں پوچھا' تو انہوں نے فرمایا: اگر قرآن پاک کی کوئی آیت ہے یا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے تو اسے گلے میں ڈالو اور اس سے شفا حاصل کرو۔

ابن قیم نے یہ بھی بیان کیا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے مصیبت کے نازل ہونے کے بعد گلے میں تعویذ ڈالنے کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے خوف زدہ اور بخار کے مریض کے لیے بیماری کے نازل ہونے کے بعد اپنے والد ماجد کو تعویذ لکھتے ہوئے دیکھا۔

ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ قرآن پاک کے کلمات اور ذکر الٰہی لکھتے تھے اور حکم دیتے تھے کہ وہ کلمات (پانی سے دھو کر) بیمار کو پلائے جائیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی برکت ہے، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے جائز ہونے کی تصریح کی ہے۔

(ب) کرامات اولیاء کے واقع ہونے پر دلائل:

کرامات کے واقع ہونے کی دو دلیلیں ہیں، ایک تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بیان فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام ان کے پاس محراب (عبادت گاہ) میں جاتے تو ان کے پاس رزق پاتے، انہوں نے کہا: اے مریم یہ رزق تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ مریم نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس سردیوں کا پھل گرمیوں میں اور گرمیوں کا پھل سردیوں میں موجود ہوتا تھا، اور یہ پھل ان کے پاس خلاف معمول طریقے سے آتا تھا، اور یہی کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو اعزاز دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دو، وہ تم پر تروتازہ اور پکی کھجوریں گرائے گا۔

اسی طرح کی کڑی اصحاب کہف کا واقعہ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا ہے: وہ لوگ تین سو نو سال کھائے پیے بغیر (غار میں) سوئے رہے، اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی ظاہری ذریعے کے ان کی دائیں اور بائیں جانب تبدیلی کو اپنے ذمہ کرم پر لے لیا، تاکہ ان کے پہلوؤں کو تکلیف نہ پہنچے، نیز انہیں سورج کی تپش سے محفوظ رکھنے کا یہ انتظام فرمایا کہ سورج طلوع ہوتا یا غروب ہوتا تو اس کی دھوپ اس جگہ نہیں پہنچتی تھی، جہاں اصحاب کہف لیٹے ہوئے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت خضر اور سکندر ذوالقرنین کا ذکر فرمایا اور حضرت آصف ابن برخیا کا بھی ذکر فرمایا، جن کے پاس کتاب کا علم تھا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد ہمارے زمانے تک کے اولیاء کرام کی کرامات تواتر معنوی کے ساتھ منقول، شہرہ آفاق اور زبان زد عوام و خواص ہیں۔

امام بخاری اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ سیّدنا حبیب رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں لوہے کی بیڑیوں میں قید کی حالت میں بے موسم پھل کھایا کرتے تھے، حالانکہ مکہ مکرمہ میں اس وقت وہ پھل دستیاب نہیں ہوتا تھا، یہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا اور یہ ان کی کرامت تھی۔

یہ بھی امام بخاری کی روایت ہے کہ جب سیّدنا عاصم رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تو مشرکین نے ارادہ کیا کہ ان کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ لیں، اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں یا بھڑوں کا ایک جھنڈ ان کی حفاظت کے لیے بھیج دیا، چنانچہ مشرکین ان کے جسم کا کوئی حصہ حاصل نہ کر سکے۔ یہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد واضح کرامت تھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہما ایک

اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ کے ساتھ گفتگو کرتے رہے، جب رخصت ہوئے تو ان میں سے ایک کی لاٹھی (ٹارچ کی طرح) روشن ہوگئی، اس کی روشنی میں وہ چلتے رہے، جب ان کے راستے الگ الگ ہوئے تو ہر ایک کی لاٹھی روشن ہوگئی، اور وہ اس کی روشنی میں روانہ ہوگئے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

اولیاء کرام کی کرامات تو حد شمار سے باہر ہیں، اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ ہیں۔ جو چیز کسی نبی کا معجزہ ہو وہ ولی کی کرامت ہوسکتی ہے۔ (سوائے ان معجزات کے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ مختص ہیں مثلاً قرآن کریم بعض اولیاء کرام آگ میں داخل ہوئے اور آگ نے انہیں کوئی تکلیف نہ دی، بعض نے تھوڑے وقت میں طویل مسافت طے کرلی، بعض ہوا میں پرواز کرتے تھے، بعض کے جنات فرمانبردار تھے، وغیر ذلك۔

☆☆☆

امتحان سالانہ الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے صرف دوسوال حل کریں۔

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:-المياه التي يجوز التطهير بها سبعة مياه ماء السماء وماء البحر وماء النهر وماء البئر وماء ذاب من الثلج والبرد وماء العين ثم المياه على خمسة اقسام طاهر مطهر غير مكروه وهو الماء المطلق .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ قسموں میں سے کوئی تین مع احکام وضاحت سے تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

سوال نمبر 2:-اركان الوضوء اربعة وهي فرائضه الاولى غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الى اسفل الذقن وحده عرضا مابين شحمتي الاذنين والثانى غسل يديه مع مر فقيه والثالث غسل رجليه مع كعبيه والرابع مسح ربع رأسه .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور وضو کے مکروہات تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) جن کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ان میں سے کوئی پانچ بیان کریں؟ ۳×۵=۱۵

سوال نمبر 3:- (الف) حیض اور نفاس سے کتنی اور کون کونسی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟ ۲۰

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں نماز پڑھنے کا طریقہ تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) حقیقت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ج) امر کی تعریف کریں نیز وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

۱۰+۵=۱۵

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:-اَلْمِيَاهُ الَّتِىْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ ماءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ ثُمَّ الْمِيَاهُ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْسَامٍ طَاهِرٍ مُطَهِّرٍ غَيْرُ مَكْرُوْهِ وَهُوَ الْمَاءُ الْمُطْلَقُ .

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ قسموں میں سے کوئی تین اقسام وضاحت سے تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت پر اعراب اور ترجمہ عبارت:

نوٹ: اعراب عبارت پر لگا دیے گئے ہیں اور ترجمہ عبارت درج ذیل ہے:

جن پانیوں سے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے، وہ سات قسم کے پانی ہیں: آسمان (بارش) کا پانی، دریا کا پانی، نہر کا پانی، کنویں کا پانی، برف سے پگھلا ہوا پانی، اولوں سے پگھلنے والا پانی اور چشمے کا پانی۔ پھر طہارت کے لحاظ سے پانی کی پانچ اقسام ہیں: وہ پاک ہے پاک کرنے والا ہے مکروہ نہیں ہے یہ مطلق پانی ہے۔

(ب) خط کشیدہ میں سے تین کی وضاحت:

طہارت کے اعتبار سے پانیوں میں سے تین کی وضاحت درج ذیل ہے:

۱-وہ پانی پاک ہو، وہ پاک کرنے والا ہو مکروہ بھی نہ ہو، وہ مطلق پانی ہے۔

۲-وہ پاک ہے، پاک کرنے والا ہے مگر مکروہ ہے، یہ وہ پانی ہے جس سے بلی یا اس کی مثل کسی جانور نے پیا ہو اور وہ پانی قلیل مقدار میں ہو۔

۳-وہ پانی جو خود تو پاک ہے مگر پاک نہیں کرتا، یہ وہ پانی ہے جو حدث کو دور کرنے، یا حصول ثواب کے لیے استعمال کیا گیا ہو جیسے وضو ہونے کی صورت میں ثواب کی نیت سے دوبارہ وضو کرنا ہے۔

سوال نمبر 2:-ارکان الوضوء اربعة وھی فرائضه الاولی غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الی اسفل الذقن وحده عرضا مابین شحمتی الاذنین والثانی غسل یدیه مع مرفقیه والثالث غسل رجلیه مع کعبیه والرابع مسح ربع رأسه ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور وضو کے مکروہات تحریر کریں؟

(ب) جن کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ان میں سے کوئی پانچ بیان کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ عبارت اور مکروہات وضو:

ترجمہ عبارت: وضو کے ارکان چار ہیں اور یہی اس کے فرائض بھی ہیں: پہلا: چہرے کا دھونا، لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتدائی سطح سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں اس کی حد وہ جگہ ہے، جو دونوں کانوں کی لو کے درمیان ہے۔ دوسرا: ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ تیسرا: پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ چوتھا: چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔

مکروہات وضو: مکروہات وضو چھ امور ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا، (۲) ضرورت سے کم پانی استعمال کرنا، (۳) دوران وضو چہرے پر زور سے پانی مارنا، (۴) دنیوی گفتگو کرنا، (۵) بغیر ضرورت کے کسی سے معاونت حاصل کرنا، (۶) تین بار نئے پانی سے مسح کرنا۔

(ب) جن کاموں کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، ان میں سے پانچ کا ذکر:

جن امور کے لیے غسل کرنا مستحب ہے، ان میں سے پانچ امور درج ذیل ہیں:

(۱) جو شخص حالت پاکیزگی میں مسلمان ہوا ہو، (۲) جو بچہ عمر کے لحاظ سے بالغ ہوا ہو، (۳) نشتر لگوانے کے بعد، (۴) مدینہ طیبہ میں داخل ہونے کے لیے، (۵) طواف زیارت کے لیے۔

سوال نمبر 3:- (الف) حیض اور نفاس سے کتنی اور کون کونسی چیزیں حرام ہو جاتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں نماز پڑھنے کا طریقہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) حیض اور نفاس سے حرام ہونے والی اشیاء:

حیض اور نفاس سے آٹھ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں:

(۱) نماز، (۲) روزہ، (۳) تلاوت قرآن، (۴) غلاف قرآن کے بغیر اسے چھونا، (۵) مسجد میں داخل ہونا، (۶) طواف کرنا، (۷) جماع کرنا، (۸) ناف کے نیچے سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک کے درمیان سے نفع حاصل کرنا۔

(ب) نورالایضاح کی روشنی میں نماز پڑھنے کا طریقہ:

جب کوئی مرد نماز شروع کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو آستینوں سے باہر نکالے' پھر ان کو کانوں کے برابر اٹھائے۔ اس کے بعد نیت کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہے اور مد نہ کرے۔ ہر اس ذکر کے ساتھ نماز شروع کرنا صحیح ہے' جو خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہو مثلاً ''سبحان اللہ'' اگر عربی سے عاجز ہو تو فارسی میں بھی جائز ہے۔ اگر عربی پر قادر ہو تو فارسی میں شروع کرنا صحیح نہیں۔ اصح قول کے مطابق فارسی میں قرأت کرنا بھی صحیح نہیں۔

تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے نیچے رکھے اور ثناء پڑھے یعنی یوں کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک۔ ''یا اللہ! ہم تیری تعریف کرتے ہوئے تیری پاکیزگی بیان کرتے ہیں' تیرا نام برکت والا اور تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔'' ہر نمازی ثناء پڑھے' پھر قراءت کے لیے ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ'' آہستہ آواز سے پڑھے۔ اسے مسبوق پڑھے۔ مقتدی نہ پڑھے۔ ''اعوذ باللہ'' عیدین کی (زائد) تکبیروں کے بعد پڑھے۔

پھر آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھے، ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھے' اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور امام و مقتدی آہستہ آواز سے آمین کہیں۔ پھر کوئی سورت یا تین آیات پڑھے۔ اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اطمینان سے رکوع کرے' سر کو سرین کے برابر رکھے۔ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے' انگلیوں کو کشادہ رکھے اور تین بار تسبیح کہے اور یہ کم از کم (سنت تعداد) ہے۔ اس کے بعد سر اٹھائے اور ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' (اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی) کہتے ہوئے اطمینان سے کھڑا ہو جائے۔ اگر امام یا اکیلا ہے تو ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' (اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تعریف ہے) کہے مقتدی ہو تو صرف ''رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہے۔ پھر سجدے کے لیے جھکتے ہوئے تکبیر کہے۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ رکھے' پھر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان سر کو رکھے اور اطمینان سے ناک اور پیشانی کے ساتھ سجدہ کرے' تین بار تسبیح کہے اور یہ کم از کم (سنت تعداد) ہے۔ اگر بھیڑ نہ ہو تو پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغلوں سے دور رکھے۔ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ کرے۔ عورت جھک جائے اور اپنے پیٹ کو رانوں سے ملا دے۔

دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھوں کو رانوں پر رکھتے ہوئے مطمئن ہو کر بیٹھے' پھر تکبیر کہے اور مطمئن ہو کر سجدہ کرے' تین بار تسبیح کہے' پیٹ کو رانوں سے دور رکھے اور بازوؤں کو ظاہر کرے۔ بعد ازاں اٹھنے کے لیے تکبیر کہتے ہوئے سر کو اٹھائے لیکن ہاتھوں کے ساتھ زمین پر سہارا نہ لے اور نہ ہی بیٹھے۔

دوسری رکعت پہلی کی طرح ہے' البتہ اس میں نہ ثنا پڑھے اور نہ ہی اعوذ باللہ پڑھے۔

جب مرد دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہو جائے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے انگلیوں کو قبلہ رُخ کرے اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھے انگلیوں کو کشادہ کرے اور عورت تورک کرے پھر تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھے اور شہادت کے وقت شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے نفی کے وقت اٹھائے اور اثبات کے وقت رکھ دے۔ پہلے قعدہ میں تشہد پر اضافہ نہ کرے۔ تشہد یہ ہے: "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ" آخر تک۔ تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلامتی، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ پہلی دو رکعتوں کے بعد والی رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے پھر بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اس کے بعد بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں درود بھیجے۔ پھر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے جو قرآن وسنت سے مشابہ ہیں۔ اس کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرے اور کہے: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ" ان لوگوں کی نیت کرے جو اس کے ساتھ ہیں جس طرح پہلے گزر چکا ہے۔

حصہ دوم: اصول فقہ

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض بیان کریں؟

(ب) حقیقت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟ مع تعریفات واسلہ تحریر کریں؟

(ج) امر کی تعریف کریں نیز وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصول فقہ کی تعریف، موضوع اور غرض:

اصول فقہ: وہ علم ہے، جس میں احکام کے لیے ثبوتِ دلائل سے بحث کی جاتی ہے۔

موضوع: اس علم کا موضوع احکام شرعیہ اور ان کے دلائل ہیں۔

غرض وغایت: اس علم کی غرض وغایت یہ ہے کہ احکام شرعیہ کو دلائل اربعہ کی روشنی میں استنباط کرنا۔

(ب) حقیقت کی کل اقسام اور ان کی وضاحت مع تعریفات وامثلہ:

وہ لفظ جو ایسے معنیٰ میں استعمال کیا جائے جس کے لیے کسی واضع لفظ نے وضع کیا ہو، اسے حقیقت کہا جاتا ہے۔

حقیقت کی تین اقسام ہیں، ان کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱۔حقیقت متعذرہ: وہ حقیقت ہے، جس پر عمل کرنا دشوار ہو مثلاً کوئی شخص یوں کہے: میں ہنڈیا نہیں کھاؤں گا، تو حقیقی معنیٰ کے لحاظ سے نفس ہنڈیا کھانا مراد ہوگا، لیکن ہنڈیا کو کھانا ممکن نہیں ہے یعنی نہایت مشکل ہے، تو یہ حقیقت متعذرہ ہے۔

۲۔حقیقت مھجورہ: ایسا حقیقی معنیٰ جس پر عمل کرنا عوام میں متروک ہو مثلاً گھر میں قدم رکھنے کا حقیقی معنیٰ پاؤں رکھنا ہے، مگر عرف میں یہ متروک ہے، بلکہ اس سے مراد محض گھر میں داخل ہونا ہے، خواہ پیدل ہو یا سواری پر۔یعنی یہاں حقیقی معنیٰ متروک ہے۔

۳۔حقیقت مستعملہ: ایسے حقیقی معنیٰ پر عمل کرنا، جس کے مجازی معنیٰ پر بھی عمل کرنا ممکن ہو مثلاً کھانے سے گندم مراد لینا حقیقت ہے جبکہ آٹا مراد لینا مجاز ہے، یہاں مجازی معنیٰ مراد ہوگا، خواہ دونوں معانی استعمال ہوتے ہیں۔

(ج) امر کی تعریف اور وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام:

امر: لفظ ''امر'' کا لغوی معنیٰ ہے: ایک شخص کا دوسرے کو حکم جاری کرنا۔اس کا اصطلاحی معنیٰ یا تعریف ہے: استعلاء کی بنا پر ایک آدمی کا دوسرے سے طلب فعل کا حکم جاری کرنا مثلاً اِضْرِبْ۔

وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی اقسام: وقت کے اعتبار سے مامور بہ کی دو اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) مطلق عن الوقت: وہ مامور بہ ہے، جس کے لیے وقت مقرر ہو، مگر فی الفور اس کی ادائیگی ضروری نہ ہو مثلاً حج ہے، اس کی ادائیگی فی الفور ضروری نہیں ہے بلکہ پوری زندگی میں کسی وقت بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

(۲) مقید بالوقت: وہ مامور بہ ہے، جس کے لیے وقت مقرر ہو جس میں اس کی ادائیگی یقینی ہوتی ہے مثلاً نماز اور رمضان کے روزے یعنی نماز ظہر کو اس کے وقت میں ادا کرنا اور روزوں کو ماہ رمضان میں ادا کرنا۔

☆☆☆

امتحان سالانہ الشهادة الثانوية الخاصة (الف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل......علم الصیغہ

سوال نمبر4:-(الف) علم الصیغہ کے مصنف کا نام لکھیں؟۵

(ب) حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی کون کون سی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کریں؟۱۵

(ج) نفی جحد بلم اور نفی مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں؟۱۵

سوال نمبر5:-(الف) صفت مشبہ کے کوئی سے پانچ (۵) اوزان قلمبند کریں؟۱۵=۳×۵

(ب) غُسَالَةٌ اور كُنَاسَةٌ کس کے اوزان ہیں اور ان کا معنی کیا ہے؟ ۲۰=۵+۵+۵+۵

سوال نمبر6:-(الف) "فَــاعِــل ذِیْ ــــنَــــ" کی تعریف اور کم از کم دو مثالیں تحریر کریں؟ ۱۲=۴+۴+۴

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے نام لکھیں؟۱۲

(ج) رَأْسٌ، ذِئْبٌ اور بُؤْسٌ کا قاعدہ بیان کریں؟۱۱

حصہ دوم......خاصیات الابواب

سوال نمبر 1:- (الف) خاصہ کی تعریف لکھیں نیز اتخاذ کی کوئی سی دو صورتیں قلمبند کریں؟ ۶=۲+۲+۲

(ب) صیرورت، مطاوعت اور موافقت کی تعریفات لکھیں؟ ۳=۳×۳

سوال نمبر2:-(الف) ضرب کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ بیان کریں؟ ۹=۳×۳

(ب) سمع کی دو خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟ ۶=۳×۲

سوال نمبر3:-(الف) باب افعال میں الزام، وجدان اور مبالغہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟ ۹=۳×۳

(ب) باب تفعیل کے کوئی سے دو خاصے مع امثلہ لکھیں؟ ۶=۳×۲

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل......علم الصیغہ

سوال نمبر 4:-(الف) علم الصیغہ کے مصنف کا نام لکھیں؟

(ب) حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی کون کون سی قسمیں ہیں مع امثلہ بیان کریں؟

(ج) نفی جحد بلم اور فعل مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم الصیغہ کے مصنف کا نام:

علم الصیغہ، علم صرف کی مشہور کتاب ہے، اس کے مصنف کا نام ہے: قائد تحریک حریت، علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(ب) حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

حروف کی اقسام کے اعتبار سے فعل کی چار اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱-صحیح: وہ فعل ہے، جس کے فاء، عین اور لام کلمہ کی جگہ میں نہ حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوں مثلاً ضَرَبَ۔

۲-مہموز: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کی جگہ میں ہمزہ ہو، اس کی تین اقسام ہیں:

(i) مہموز الفاء: وہ فعل ہے، جس کے فاء کلمہ میں ہمزہ ہو مثلاً اَمَرَ۔

(ii) مہموز العین: وہ فعل ہے، جس کے عین کلمہ میں ہمزہ ہو مثلاً سَاَلَ۔

(iii) مہموز اللام: وہ فعل ہے، جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں ہمزہ ہو مثلاً قَرَأَ۔

۳-معتل: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ میں سے کسی کے مقابلہ میں ایک حرف علت ہو، اس کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(i) معتل الفاء: وہ فعل جس کے فاء کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو مثلاً وَعَدَ، یَسَرَ۔

(ii) معتل العین: وہ فعل ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو مثلاً بَاعَ، قَالَ۔

(iii) معتل اللام: وہ فعل ہے، جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو مثلاً دَعَا، رَمٰی۔

اگر فعل کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں دو حروف علت ہوں، تو اسے لفیف کہتے ہیں اور لفیف کی دو اقسام ہیں:

(i) لفیف مقرون: وہ فعل ہے، جس کے عین اور لام کلمہ کی جگہ میں حرف علت ہو مثلاً طَوِیَ۔

(ii) لفیف مفروق: وہ فعل ہے، جس کے فاء اور لام کلمہ کی جگہ میں حروف علت ہوں مثلاً وَقَی۔

۴۔ مضاعف: وہ فعل ہے، جس کے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں ایک جنس کے دو حروف ہوں۔

اس کی بھی دو اقسام ہیں:

(i) مضاعف ثلاثی: جس فعل میں تین حروف اصلی ہوں جیسے مثلاً مَدَّ۔

(ii) مضاعف رباعی: وہ فعل ہے، جس میں چار حروف ہوں مثلاً زَلْزَلَ۔

(ج) نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول کی گردان:

نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول کی گردان درج ذیل ہیں:

لَمْ یُضْرَبْ، لَمْ یُضْرَبَا، لَمْ یُضْرَبُوْا، لَمْ تُضْرَبْ، لَمْ تُضْرَبَا، لَمْ یُضْرَبْنَ، لَمْ تُضْرَبْ، لَمْ تُضْرَبَا، لَمْ تُضْرَبُوْا، لَمْ تُضْرَبِیْ، لَمْ تُضْرَبَا، لَمْ تُضْرَبْنَ، لَمْ اُضْرَبْ، لَمْ نُضْرَبْ۔

سوال نمبر5:۔(الف) صفت مشبہ کے کوئی سے پانچ (۵) اوزان قلمبند کریں؟

(ب) غُسَالَۃٌ اور کُنَاسَۃٌ کس کے اوزان ہیں اور ان کا معنی کیا ہے؟

جواب: (الف) صفت مشبہ کے پانچ اوزان:

صفت مشبہ کے پانچ اوزان مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) فَعْلٌ جیسے صَعْبٌ، (۲) فَاعِلٌ جیسے کَابِرٌ، (۳) فِعْلٌ جیسے صِفْرٌ، (۴) فَعِیْلٌ جیسے کَبِیْرٌ، (۵) فَعُوْلٌ جیسے عَفُوْرٌ۔

(ب) ''غُسَالَۃٌ'' اور ''کُنَاسَۃٌ'' اوزان:

یہ دونوں ''فُعَالَۃٌ'' کے وزن پر ثلاثی مجرد کے اوزان ہیں۔ غُسَالَۃٌ: سے مراد وہ پانی ہے جو غسل کے وقت جسم سے الگ ہو کر گرتا ہے۔ کُنَاسَۃٌ: سے مراد وہ کوڑا کرکٹ ہے، جو جھاڑو سے صفائی کرنے کے بعد باقی رہ جاتا ہے۔

سوال نمبر6:۔(الف) ''فَاعِل ذِیْ کَذَا'' کی تعریف اور کم از کم دو مثالیں تحریر کریں؟

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے نام لکھیں؟

(ج) رَاسٌ، ذِئْبٌ اور بُؤْسٌ کا قاعدہ بیان کریں؟

جواب: (الف) ''فَاعِل ذِیْ کَذَا'' کی تعریف اور دو مثالیں:

فاعل کا صیغہ نسبت کے لیے بھی آتا ہے اور اسے فاعل ذِیْ کَذَا کہتے ہیں مثلاً تَامِرٌ (کھجور والا)،

کا بین۔

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب:

ثلاثی مزید فیہ وہ ہے، جس میں کوئی حرف زائد ہو۔ اس کی دو اقسام ہیں:

۱- باہمزہ وصل: وہ فعل ہے جس میں ہمزہ وصل زائد ہو، اس کے کل نو (۹) ابواب ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اِفْتِعَالٌ جیسے اِجْتِنَابٌ، (۲) اِسْتِفْعَالٌ جیسے اِسْتِنْصَارٌ، (۳) اِنْفِعَالٌ جیسے اِنْفِطَارٌ، (۴) اِفْعِلَالٌ جیسے اِحْمِرَارٌ، (۵) اِفْعِیْلَالٌ جیسے اِدْهِیْمَامٌ، (۶) اِفْعِیْعَالٌ، جیسے اِخْشِیْشَانٌ (۷) اِفْعِوَّالٌ، جیسے اِجْلِوَّاذٌ (۸) اِفَّعُلٌ جیسے اِطَّهُّرٌ، (۹) اِفَّاعُلٌ جیسے اِثَّاقُلٌ۔

۲- بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(i) اِفْعَالٌ جیسے اِکْرَامٌ، (ii) تَفْعِیْلٌ جیسے تَصْرِیْفٌ، (iii) مُفَاعَلَةٌ جیسے مُقَاتَلَةٌ، (iv) تَفَعُّلٌ جیسے تَقَبُّلٌ (v) تَفَاعُلٌ جیسے تَقَابُلٌ۔

(ج) رَأْسٌ، ذِئْبٌ اور بُؤْسٌ کا قاعدہ:

قاعدہ: ہر ہمزہ ساکن ماقبل متحرک میں ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدل کرنا جائز ہے جیسے رَأْسٌ سے رَاْسٌ، ذِئْبٌ سے ذِیْبٌ، بُؤْسٌ سے بُوْسٌ وغیرہ الفاظ میں ہے۔

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 1:-(الف) خاصہ کی تعریف لکھیں نیز اتخاذ کی کوئی سی دو صورتیں قلمبند کریں؟

(ب) صیرورت، مطاوعت اور موافقت کی تعریفات لکھیں؟

جواب: (الف) خاصہ کی تعریف اور اِتِّخَاذٌ کی دو صورتیں:

خاصہ: صرفیوں کی اصطلاح میں خاصہ سے مراد فعل میں پائے جانے والے وہ زائد معانی ہیں، جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں جیسے تَحَفَّظَ زَیْدٌ (یعنی زید نے آہستہ آہستہ حفظ کیا)

"اِتِّخَاذٌ" کی دو صورتیں: (۱) ماخذ کو اختیار کرنا، پکڑنا یا لینا جیسے تَحَرَّزَ مِنْہُ۔

(۲) ماخذ میں لینا جیسے تَأَبَّطَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کو بغل میں لیا)

(ب) صیرورت، مطاوعت اور موافقت کی تعریفات:

۱- صیرورت: فاعل کا صاحب ماخذ ہونا جیسے اَوْحَشَ الْمَکَانُ (جگہ لائق ذار بن گئی)

۲- مطاوعت: کسی فعل کے بعد دوسرے باب سے فعل کا اس غرض سے لانا تا کہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے

فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا، مفعول نے اس اثر کو قبول کیا۔ باب تفعیل کے باب مطاوعہ کے بعد باب تفعّل کا لانا۔ مثال: کَسَّرْتُهٗ فَتَکَسَّرَ (میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) ... وَلَیَّدْتُہٗ فَتَوَلَّدَ (میں نے اس کو جنوایا تو وہ پیدا ہو گیا)

۳- موافقت: موافقت کا لغوی معنیٰ باہم ایک دوسرے کے مطابق ہونا اور یہاں اس سے ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنیٰ ہونا مراد ہے جیسے تَغَشَّی زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو ڈھانپ لیا)

سوال نمبر 2:- (الف) ضَرَبَ کی کوئی سی تین خاصیات مع امثلہ بیان کریں؟

(ب) سَمِعَ کی دو خاصیات مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) "ضَرَبَ" کی تین خصوصیات مع امثلہ:

فعل "ضَرَبَ" کی تین خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱- تعمل: فاعل کا مآخذ کو کام میں لانا جیسے رَسَنَ الدَّابَّۃَ (اس نے جانور کے سر پر لگام باندھی)

۲- تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے خَمَشَ زَیْدٌ (زید نے آہستہ آہستہ چبایا)

۳- اعطاء مآخذ: کسی کو مآخذ کھلانا جیسے خَبَزْتُ ھُمْ (میں نے انہیں روٹی کھلائی)

(ب) "سَمِعَ" کی دو خصوصیات:

فعل "سَمِعَ" کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) صیرورت: فاعل کا صاحب مآخذ ہونا جیسے جَرِبَ جَمَلٌ (اونٹ خارش والا ہوا)

(۲) تدریج: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے ... زَیْدٌ الْمَاءَ۔

سوال نمبر 3:- (الف) باب افعال میں الزام، وجدان اور مبالغہ کی مثالوں سے وضاحت کریں؟

(ب) باب تفعیل کے کوئی سے دو خاصے مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) باب افعال میں الزام، وجدان اور مبالغہ کی مثالوں سے وضاحت:

۱- الزام: کسی فعل کو متعدی سے لازم کرنا۔ جیسے: اَحْمَدَ زَیْدٌ (زید قابل حمد ہوا) حالانکہ یہی فعل حَمِدَ از باب سَمِعَ متعدی ہے جیسے: حَمِدْتُ اللّٰہَ (میں نے اللہ کی حمد کی) لیکن باب افعال پر چلے جانے سے لازم ہو گیا اور یہ اس کا خاصہ ہے۔

۲- وجدان: فاعل کا مفعول کے اندر صفت مآخذ پانا جیسے: اَبْخَلَ بَکْرٌ خَالِدًا (بکر نے خالد کو بخل سے متصف پایا) اس مثال میں فاعل (بکر) نے مفعول (خالد) کو مآخذ (بخل) سے موصوف پایا ہے۔

۳- مبالغہ: فعل (مآخذ) میں مبالغہ یعنی کی زیادتی ہونا جیسے اَثْمَرَ النَّخْلُ (کھجور کے درخت میں بہت پھل لگا) اس مثال میں کھجوروں کی مقدار کی کثرت پائی گئی۔

(ب) باب "تفعیل" کی دو خصوصیات:

باب "تفعیل" کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) تعمل: فاعل کا ماخذ کو کام میں لانا جیسے سَفَّدَ زَیْدٌ نِ اللَّحْمَ (زید نے گوشت بھوننے کے لیے سیخ میں پرویا)

(۲) اطعام ماخذ: کسی کو ماخذ کھلانا جیسے عَسَّلَ وَلِیْدٌ اِبْنَہٗ (ولید نے اپنے بیٹے کو شہد کھلایا)

☆☆☆

امتحان سالانہ الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/2021ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالوں کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل: تفهيم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع لکھیں؟ ۱۰=۲+۳+۵

(ب) اسم اور فعل کی پانچ پانچ علامات تحریر کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

سوال نمبر 2:- (الف) جملہ انشائیہ کی پانچ (۵) اقسام کے نام اور مثالیں لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

(ب) اسباب منع صرف میں سے کوئی سے پانچ (۵) اسباب مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰=۲×۵

(ج) آٹھ (۸) مرفوعات کے نام لکھیں اور کوئی سے دو کی مثالیں زینت قرطاس بنائیں؟ ۱۰=۲+۸

سوال نمبر 3:- (الف) مفاعیل خمسہ کے نام اور مثالیں لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

(ب) اضافت کی دونوں قسموں کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰=۵+۵

(ج) تابع کی پانچوں اقسام کی تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ ۱۰=۲×۵

حصہ دوم: شرح مائة عامل

سوال نمبر 4:- (الف) شرح مائة عامل کے مصنف کا نام و نسبت لکھیں؟ ۱۰

(ب) الصاق کی تعریف لکھیں نیز بتائیں کہ اتصال کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟ ۱۰=۶+۲+۲

سوال نمبر 5:- (الف) حرف جر لام، کن معانی کے لیے آتا ہے؟ ان میں سے دو (۲) مع امثلہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) استدراك کا معنی "شرح مائة عامل" کی روشنی میں تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) اسم کو فقط نصب دینے والے حروف میں سے چار (۴) مع امثلہ لکھیں؟ ۱۰

(ب) کی سببیت کے لیے آتا ہے مثال سے واضح کریں؟ ۱۰

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:-(الف) علم نحو کی تعریف، غرض اور موضوع لکھیں؟

(ب) اسم اور فعل کی پانچ پانچ علامات تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم کی تعریف، غرض اور موضوع:

علم نحو: ایسے قوانین کا علم ہے، جن کے ذریعے اعراب و بناء کے اعتبار سے اسم، فعل اور حرف کے آخر کی حالتوں اور بعض کلمات کو بعض کے ساتھ ملانے کے طریقہ کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔

غرض و غایت: کلام عرب میں ذہن کو اعرابی غلطی سے بچانا۔

موضوع: کلمہ اور کلام۔

(ب) اسم اور فعل کی پانچ پانچ علامات:

اسم کی علامات: اسم کی پانچ علامات درج ذیل ہیں:

(۱) شروع میں الف لام ہو جیسے اَلْحَمْدُ، (۲) مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، (۳) آخر میں تنوین ہو جیسے زَیْدٌ، (۴) تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ، (۵) جمع ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ۔

فعل کی علامات: فعل کی پانچ علامات درج ذیل ہیں:

(۱) شروع میں لفظ قَدْ ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ، (۲) شروع میں حرف ناصبہ ہو جیسے لَنْ یَّضْرِبَ، (۳) شروع میں سین ہو جیسے سَیَضْرِبُ، (۴) شروع میں سوف ہو جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ، (۵) شروع میں حرف جازم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔

سوال نمبر 2:-(الف) جملہ انشائیہ کی پانچ (۵) اقسام کے نام اور مثالیں لکھیں؟

(ب) اسباب منع صرف میں سے کوئی سے پانچ (۵) اسباب مع امثلہ تحریر کریں؟

(ج) آٹھ (۸) مرفوعات کے نام لکھیں اور کوئی سے دو کی مثالیں زینت قرطاس بنائیں؟

جواب: (الف) جملہ انشائیہ کی پانچ اقسام مع امثلہ:

جملہ انشائیہ وہ ہے، جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا قرار نہ دیا جائے، اس کی کل دس اقسام ہیں، جن میں سے پانچ مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) امر ہو جیسے اِضْرِبْ، (۲) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ، (۳) استفہام ہو جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا، (۴) نداء ہو جیسے یَا اَللہُ، (۵) عقود ہو جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ۔

(ب) پانچ اسباب منع صرف مع امثلہ:

اسباب منع صرف نو (۹) ہیں، جن میں سے پانچ مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) عدل: اصل صیغہ سے دوسرے صیغہ کی طرف اس طرح خروج کرنا کہ مادہ اور معنی برقرار رہے اور دوسرا صیغہ قیاس کے مخالف ہو جیسے عُمَرُ۔ (۲) وصف: وہ اسم ہے جو ایسی ذات مبہمہ پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی صفت ملحوظ ہو جیسے اَحْمَرُ۔ (۳) تانیث: اسم کا مؤنث کی علامت پر مشتمل ہونا، خواہ اس کا مصداق نر ہو یا مادہ جیسے زَيْنَبُ۔ (۴) معرفہ: وہ اسم ہے، جو کسی معین ذات پر دلالت کرے جیسے عُمَرُ۔ (۵) عجمہ: اسم کا ایسے الفاظ میں سے ہونا، جن کو غیر عرب نے وضع کیا ہو جیسے اِبْرَاهِيْمُ۔

(ج) آٹھ مرفوعات کے نام اور دو کی مثالیں:

کل مرفوعات آٹھ ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) فاعل جیسے قَامَ زَيْدٌ، (۲) مفعول مالم یسم فاعلہ جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ، (۳) مبتداء، (۴) خبر، (۵) کان اور اس کے بھائیوں کا اسم، (۶) اِنَّ اور اس کے بھائیوں کی خبر، (۷) مَا وَلَا مشابہ لَيْسَ کا اسم، (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

سوال نمبر3:-(الف) مفاعیل خمسہ کے نام اور مثالیں لکھیں؟

(ب) اضافت کی دونوں قسموں کی تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(ج) تابع کی پانچوں اقسام کی تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) مفاعیل خمسہ کے نام اور ان کی مثالیں:

۱۔ مفعول مطلق: وہ مفعول ہے، جو اپنے فعل کا ہم معنیٰ ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں لفظ ضَرْبًا ہے۔

۲۔ مفعول بہ: وہ مفعول ہے، جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔

۳۔ مفعول معہ: وہ مفعول ہے، جو واؤ بمعنیٰ مع کے بعد واقع ہو جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ۔

۴۔ مفعول لہ: وہ مفعول ہے، جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ، میں لفظ اِكْرَامًا ہے۔

۵۔ مفعول فیہ: وہ مفعول ہے، جس میں فاعل کا فعل واقع ہو اس کو ظرف بھی کہتے ہیں، اس کی دو اقسام ہیں: (i) ظرف زمان جس کا تعلق زمانہ کے ساتھ ہو جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، (ii) ظرف مکان

وہ ہے جس کا تعلق مکان کے ساتھ ہو جیسے جَلَسْتُ عِنْدَکَ.

(ب) اضافت کی دو اقسام، ان کی تعریفات مع امثلہ:

اضافت: اس کا معنیٰ ہے نسبت کرنا، جس اسم کی نسبت کی جائے اسے مضاف اور جس اسم کی طرف کی جائے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں، مضاف کے لیے شرط ہے کہ اس کے آخر میں نون تنوین، نون تثنیہ اور نون جمع نہ ہو اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ۔

اقسام اضافت: اضافت کی دو اقسام ہیں:

۱- اضافت معنوی: وہ ہے کہ صیغہ صفت نہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ۔

۲- اضافت لفظی: وہ ہے کہ صیغہ صفت ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو مثلاً حَسَنُ الْوَجْہِ۔

(ج) تابع کی پانچ اقسام مع امثلہ:

تابع وہ دوسرا لفظ ہے، جو ایک ہی جہت اپنے ماقبل اسم کے اعراب کے ساتھ ہو۔ تابع کی پانچ اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱- وصف: وہ تابع ہے جو متبوع یا متبوع کے متعلق میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرے مثلاً جَآءَنِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ۔

۲- عطف بحرف: وہ تابع جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو، جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہو اور دونوں کے درمیان حرف عاطفہ ہو جیسے جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّ عَمْرٌو۔

۳- تاکید: وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی تاکید کے لیے استعمال ہو، تا کہ سامع کو نسبت میں کوئی شک باقی نہ رہے مثلاً قَامَ قَامَ زَیْدٌ۔

۴- بدل: وہ تابع ہے، جو نسبت میں خود مقصود ہوتا ہے، نہ کہ اس کا متبوع جَآءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ۔

۵- عطف بیان: وہ تابع ہے، جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کی وضاحت کر دے مثلاً جَآءَنِیْ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ۔

حصہ دوم: شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:- (الف) شرح مائۃ عامل کے مصنف کا نام و نسبت لکھیں؟

(ب) الصاق کی تعریف لکھیں نیز بتائیں کہ اتصال کی کتنی اور کون سی صورتیں ہیں؟

جواب: (الف) شرح مائۃ عامل کے مصنف کا نام:

مائۃ عامل، علم نحو کی مشہور کتاب ہے، اس کی توضیح کا نام "شرح مائۃ عامل" ہے اور اس کے

مصنف (شارح) کا نام امام نورالدین عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ تعالیٰ ہے۔

(ب) الصاق کی تعریف اور اتصال کی صورتیں:

الصاق کی تعریف: وہ ایک شیء کا دوسری شیء سے ملنا ہے۔

اتصال کی صورتیں: اتصال کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اتصال حقیقی: دونوں چیزوں کے درمیان اتصال حقیقی ہو مثلاً بِہٖ دَاءٌ۔

(۲) اتصال مجازی: دونوں چیزوں کے درمیان اتصال مجازی ہو جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ یعنی میرا گزرنا ایسے مقام سے ہوا، جو زید کے قریب تھا۔

سوال نمبر 5:- (الف) حرف جر لام، کن معانی کے لیے آتا ہے؟ ان میں سے دو (۲) مع امثلہ لکھیں؟

(ب) استدراك کا معنیٰ "شرح مائة عامل" کی روشنی میں تحریر کریں؟

جواب: (الف) حرف جار لام کے معانی اور دو کی امثلہ:

لام کے معانی اور دو کی مثالیں: حروف جارہ میں سے ایک لام ہے، جو پانچ معانی کے لیے آتی ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اختصاص کے لیے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ (۲) زیادت کے لیے جیسے رَدِفَ لَکُمْ، (۳) تعلیل کے لیے، (۴) قسم کے لیے، (۵) معاقبت کے لیے۔

(ب) "استدراک" کا معنیٰ:

لفظ "استدراک" کا مطلب ہے، وہم کو دور کرنا، یہ دو جملوں کے درمیان آتا ہے، وہ دونوں جملے مفہوم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے مخالف ہوتے ہیں، نیز مثبت اور منفی کے اعتبار سے بھی متضاد ہوتے ہیں، پہلے جملہ میں وہم موجود ہوتا ہے، دوسرے جملہ میں اس وہم کا ازالہ کیا جاتا ہے جبکہ دونوں کے درمیان لکن یعنی حرف استدراک موجود ہوتا ہے۔

سوال نمبر 6:- (الف) اسم کو فقط نصب دینے والے حروف میں سے چار (۴) مع امثلہ لکھیں؟

(ب) کئی سببیت کے لیے آتا ہے مثال سے واضح کریں؟

جواب: (الف) اسم کو نصب دینے والے چار حروف مع امثلہ:

اسم کو فقط نصب دینے والے سات حروف ہیں، جن میں سے چار مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) واوٗ بمعنی مع: جیسے اِسْتَوَی الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ، (۲) اِلَّا: یہ استثناء کے لیے آتا ہے جیسے

جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا، (۳) یَا: یہ نداء قریب اور بعید دونوں کے لیے آتا ہے جیسے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ،
(۴) ہمزہ مفتوح: یہ نداء قریب کے لیے آتا ہے جیسے ءَ اَفْضَلَ الْقَوْمِ

(ب) "کَیْ" سببیت کی مثال سے وضاحت:

لفظ "کَیْ" دو جملوں کے درمیان آتا ہے، پہلا جملہ دوسرے جملے کا سبب ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تاکہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں) یہاں قبول اسلام کو دخول جنت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

☆☆☆

امتحان سالانہ الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۲ھ/ 2021ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے دو اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(i) قل من ربّ السمٰوٰت والارض قل الله قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم نفعا ولا ضرا قل هل يستوى الاعمى والبصير ام هل تستوى الظلمٰت والنور ام جعلوا الله شركاء خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم .

(ii) فلا سلام يحرم الاسراف والتبذير كما يحرم التقتير فى الانفاق ويحرم اعجاب الانسان بنفسه والتكبر على عباد الله تعالىٰ فينبغى للمسلم ان يكون وسطا فى ماكله ومشربه وملبسه ولايكون بخيلا ولا يسرف فى الانفاق .

(iii) ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكر والله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضالين .

سوال نمبر 2:- (الف) درج ذیل میں سے صرف تین اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(i) من هو خالق كل شيء؟

(ii) هل اتخذ الله ولدا وهل له شريك فى الملك؟

(iii) من يحاسب الناس يوم القيامة؟

(iv) ماذا امر الله سبحانه و تعالىٰ المؤمنين ان يراعوه فى الصلوة؟

(ب) درج ذیل میں سے تین الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟ ۵×۳=۱۵

عزيز، متكبر، رب، صلاة، أمانة، صدق

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل میں سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۵×۳=۱۵

(i) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(ii) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

(iii) کیا توحید کی کوئی دلیل اللہ نے نازل کی ہے؟

(iv) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(ب) درج ذیل میں سے پانچ مفرد الفاظ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟ ۵×۳=۱۵

آلهة، أيام، اولاد، أرباب، سبل، كافرون، سبب، الرسول

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں سے چار اجزاء کی خالی جگہوں کو مناسب کلمات سے پُر کریں؟

۵×۴=۲۰

(i) لله يسبح مافي...... والارض .

(ii) لم يكن الله...... في الملك .

(iii) ان الكافرين......

(iv) هل يستوى الأعمى و......

(v) أسأل...... السلامة .

(vi) أذكروا الله عند......

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2021ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(i) قل من ربّ السمٰوٰت والارض قل الله قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم نفاعا ولا ضرا قل هل يستوى الاعمى والبصير ام هل تستوى الظلمٰت والنور ام جعلوا الله شركاء خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم .

(ii) فلا سلام يحرم الاسراف والتبذير كما يحرم التقتير فى الانفاق ويحرم اعجاب الانسان بنفسه والتكبر على عباد الله تعالىٰ فينبغى للمسلم ان يكون وسطا فى ماكله ومشربه وملبسه ولايكون بخيلا ولا يسرف فى الانفاق .

(iii) ليس عليكم جناح ان تبتغوا فضلا من ربكم فاذا افضتم من عرفات فاذكر والله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضالين .

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(i) کہہ دیجیے! آسمانوں اور زمین کا مالک کون ہے؟ آپ فرما دیں: وہ اللہ ہے۔ کہہ دیجیے! کیا تم نے اس کے علاوہ کسی اور کو دوست بنالیا ہے، جو اپنے نفس کے لیے نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجیے! کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں، کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہوتے ہیں؟ کیا انہوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں اور انہوں نے اللہ کی طرح مخلوق بنائی ہوئی ہے، ان پر مخلوق مشابہ ہوگئی ہے۔

(ii) پس اسلام فضول خرچی اور غلط خرچ کرنے کو حرام قرار دیتا ہے، اسی طرح وہ خرچ کرنے میں کنجوسی کو حرام قرار دیتا ہے اور اس نے انسان کی خود پسندی اور اللہ تعالیٰ نے بندوں کے سامنے تکبر کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔ پس مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے کھانے، پینے اور پہننے میں اعتدال پسند ہو، اور نہ کنجوس ہو اور نہ وہ فضول خرچ کرنے والوں میں سے ہو۔

(iii) تم کو اس میں ذرا بھی گناہ نہیں ہے کہ (حج میں) معاش کی تلاش کرو جو تمہارے پروردگار کی طرف ہے، پھر جب تم لوگ عرفات سے واپس آنے لگو تو مشعر حرام کے پاس (مزدلفہ میں شب کو قیام کر کے) خدائے تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس طرح عبادت کرو، جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے (نہ یہ کہ اپنی رائے کو دخل دو) اور حقیقت میں قبل اس کے تم محض ناواقف ہی تھے۔

سوال نمبر 2:- (الف) درج ذیل اجزاء کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(i) من هو خالق كل شيء؟

(ii) هل اتخذ الله ولدا وهل له شريك في الملك؟

(iii) من يحاسب الناس يوم القيامة؟

(iv) ماذا امر الله سبحانه و تعالٰى المؤمنين ان يراعوه في الصلوة؟

(ب) درج ذیل الفاظ کو عربی جملوں میں استعمال کریں؟

عَزِيْزٌ، مُتَكَبِّرٌ، رَبٌّ، صَلَاةٌ، أَمَانَةٌ، صِدْقٌ

جواب: (الف) ترجمہ اجزاء کا عربی میں جواب:

(i) اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ .

(ii) لَا مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ .

(iii) اَللّٰهُ يُحَاسِبُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(iv) لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا .

(ب) الفاظ کا عربی جملوں میں استعمال:

۱- عَزِيْزٌ: اَللّٰهُ عَزِيْزٌ .

۲- مُتَكَبِّرٌ: خَالِقُنَا مُتَكَبِّرٌ .

۳- رَبٌّ: اَللّٰهُ رَبٌّ .

۴- صَلٰوةٌ: اَلصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ .

۵- اَمَانَةٌ: اَلْحَيَاةُ اِمَانَةٌ عِنْدَنَا .

۶- صِدْقٌ: اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ .

سوال نمبر 3:- (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(i) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(ii) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

(iii) کیا توحید کی کوئی دلیل اللہ نے نازل کی ہے؟

(iv) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔

(ب) درج ذیل مفرد الفاظ کی جمع اور جمع کا مفرد لکھیں؟

اٰلِهَةٌ، أَيَّامٌ، اَوْلَادٌ، أَرْبَابٌ، سُبُلٌ، كَافِرُوْنَ، سَبَبٌ، الرَّسُوْلُ

جواب:(الف) جملوں کی عربی:

(i) اَلْمُسْلِمُوْنَ يَعْبُدُوْنَ اللهَ .

(ii) اِنَّمَا اللهُ يَنْفَعُ .

(iii) هَلْ اَنْزَلَ اللهُ بُرْهَانًا لِلتَّوْحِيْدِ .

(iv) نَحْنُ نَحْمَدُ اللهَ .

(ب) الفاظ مفردہ کی جمع اور جمع کے مفردات:

(۱) اٰلِهَةٌ: یہ جمع ہے اور مفرد "اِلٰـهٌ" ہے۔

(۲) اَيَّامٌ: یہ جمع ہے، اس کا مفرد "يَوْمٌ" ہے۔

(۳) اَوْلَادٌ: یہ جمع ہے اور اس کا مفرد "وَلَدٌ" ہے۔

(۴) اَرْبَابٌ: یہ جمع ہے اور اس کا مفرد "رَبٌّ" ہے۔

(۵) سُبُلٌ: یہ جمع ہے، اس کا مفرد "سَبِيْلٌ" ہے۔

(۶) كَافِرُوْنَ: یہ جمع ہے، اس کا مفرد "كَافِرٌ" ہے۔

(۷) سَبَبٌ: یہ واحد ہے، اس کی جمع "اَسْبَابٌ" ہے۔

(۸) اَلرَّسُوْلُ: یہ واحد ہے، اس کی جمع "الرُّسُلُ" ہے۔

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء کی خالی جگہوں کو مناسب کلمات سے پُر کریں؟

(i) لله يسبح مافی ...... والارض .

(ii) لم يكن الله ...... فی الملك .

(iii) ان الكافرين ......

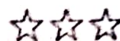
(iv) هل يستوی الأعمی و ......

(v) أسأل ...... السلامة .

(vi) أذكر والله عند ......

جواب: اجزاء کی خالی جگہوں کے مناسب الفاظ:

(i) اَلسَّمٰوٰتِ، (ii) لَهٗ شَرِيْكٌ، (iii) فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ، (iv) اَلْبَصِيْرُ، (v) اَللهَ وَ، (vi) اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ



تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اول......قرآن

سوال نمبر 1:-کوئی سے دو اجزاء کا ترجمہ کریں؟ ۳۰=۱۵+۱۵

(الف) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْیُصَلَّبُوْٓا اَوْتُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

(ب) وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْكَ یُجَادِلُوْنَكَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

(ج) فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ ۝

سوال نمبر 2:-کوئی سی پانچ آیات کا ترجمہ کریں؟ ۴۰=۵×۸

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۫

(۲) لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ

(۳) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ

(۴) فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ

الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ○

(۵) ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

(۶) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

(۷) فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

(۸) فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ○

حصہ دوم......تجوید

سوال نمبر 3:-کوئی سے پانچ اجزاء حل کریں۔ ۳۰=۶×۵

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ترتیل کے معانی کیا بیان فرمائے؟

(۲) اعوذ باللہ اور بسم اللہ دونوں کس صورت میں ضروری ہیں؟

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے چھ کے نام لکھیں؟

(۴) فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ کی را کس قاعدہ کے تحت پُر اور کس قاعدہ کے تحت باریک پڑھی جائے گی؟

(۵) لام تعریف کا ادغام کن حروف میں ہوتا ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

(۶) میم ساکن کے کتنے اور کون کون سے قواعد ہیں؟

(۷) وانحر میں کیا قاعدہ ہے اور کیوں؟

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(الف) اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(ب) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

(ج) فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝

جواب: اجزاء کا ترجمہ:

(الف) اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ان میں فساد ڈالتے ہیں، ان کی یہی سزا ہے کہ ان کو چن چن کر قتل کیا جائے یا ان کو سولی دیا جائے یا ان کے ہاتھ ایک جانب سے اور پیر دوسری جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا ان کو زمین سے نکال دیا جائے۔ یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(ب) اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کان لگا کر آپ کی باتیں سنتے ہیں اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں۔ تاکہ وہ آپ کی باتیں سمجھ نہ سکیں اور ہم نے ان کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے۔ اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں پھر بھی ایمان نہ لائیں گے حتیٰ کہ جب وہ آپ کے پاس بحث کرتے ہوئے آئیں گے تو کہیں گے کہ قرآن تو محض پہلے لوگوں کا قصہ کہانی ہے۔

(ج) سو آپ دیکھیں گے جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے وہ ان کی طرف یہ کہتے ہوئے دوڑیں گے، ہمیں خدشہ ہے کہ ہم پر کوئی گردش نہ آجائے۔ پس قریب ہے کہ اللہ فتح لے آئے یا اپنی طرف سے (فتح کی) کوئی علامت۔ تو انہوں نے جو کچھ اپنے دلوں میں چھپایا ہے وہ اس پر پچھتانے والے

ہو جائیں۔

سوال نمبر2:- درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں؟

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ

(۲) لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ

(۳) لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ

(۴) فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○

(۵) ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

(۶) قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ

(۷) فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ

(۸) فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○

جواب: آیات کا اُردو ترجمہ:

آیت نمبر۱: اے ایمان والو! اللہ کے لیے (حق پر) مضبوطی سے قائم رہنے والے ہو جاؤ۔ درانحالیکہ تم انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے ہو، کسی قوم کی عداوت تمہیں بے انصافی پر نہ اُبھارے تم عدل کرتے رہو۔ وہ خوف خدا کے زیادہ قریب ہے۔

آیت نمبر۲: اگر تم نے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں ہوں۔

آیت نمبر۳: آپ جن لوگوں کو مسلمانوں کے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی رکھنے والا پائیں گے، وہ یہودی اور مشرکین ہیں۔ اور آپ جن لوگوں کو مسلمانوں کا سب سے قریب دوست پائیں گے، یہ وہ لوگ

ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم عیسائی ہیں۔

آیت نمبر۴: وہ رات کو چاک کر کے صبح نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لیے بنایا اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے۔ یہ بہت غالب اور بے حد علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے۔

آیت نمبر۵: اللہ نے آٹھ جوڑے پیدا کیے۔ دو بھیڑ کی قسم سے اور دو بکری کی قسم سے، آپ کہیے کہ اس نے دو نر حرام کیے یا دو مادہ حرام کیں۔ یا وہ جسے دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔

آیت نمبر۶: آپ کہیے کہ کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں؟ حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو کچھ بھی کرتا ہے۔ اس کا وہی ذمہ دار ہے اور کوئی بوجھ اُٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔

آیت نمبر۷: پھر فریب سے انہیں (اپنی طرف) جھکا لیا پس جب انہوں نے اس درخت سے چکھا تو ان کی شرمگاہیں ان کے لیے ظاہر ہو گئیں اور وہ اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑنے لگے۔

آیت نمبر۸: پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی، اور کہا اے صالح! ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے، اگر تم رسولوں میں سے ہو۔

حصہ دوم ...... تجوید

سوال نمبر3:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ترتیل کے معانی کیا بیان فرمائے؟

(۲) اَعُوْذُ بِاللهِ اور بِسْمِ اللهِ دونوں کس صورت میں ضروری ہیں؟

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے چھ کے نام لکھیں؟

(۴) فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ کی را کس قاعدہ کے تحت پُر اور کس قاعدہ کے تحت باریک پڑھی جائے گی؟

(۵) لامِ تعریف کا ادغام کن حروف میں ہوتا ہے اور ان کا نام کیا ہے؟

(۶) میم ساکن کے کتنے اور کون کون سے قواعد ہیں؟

(۷) وَانْحَرْ میں کیا قاعدہ ہے اور کیوں؟

جواب: (۱) ترتیل کے معانی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ترتیل کے معانی یہ ہیں: ”حروف کو ان کے مخارج اور صفات سے ادا کرنا۔ نیز وقف کے مواقع اور قاعدوں کو جاننا۔“

(۲) اَعُوْذُ بِاللہِ پڑھنے کی صورتیں:

۱-قرآن پاک کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے۔

۲-دوران تلاوت کسی اجنبی سے بات کرلی۔

۳-کسی کے سلام کا جواب دینے کی صورت میں۔

بِسْمِ اللہِ پڑھنے کی صورتیں:

۱-جب کوئی سورۃ شروع کی جائے سوائے سورۃ التوبہ کے۔

۲-اگر سورہ درمیان سے شروع کی تو اختیار ہے کہ پڑھنا یا نہ پڑھنا دونوں جائز ہیں۔

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ:

۱-صفیر، ۲-قلقلہ، ۳-لین ۴-انحراف، ۵-تفشی، ۶-تکریر

(۴) "فِرْقٍ كَانَ كُلُّ فِرْقٍ" کی راء کو پُر اور باریک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

راء پُر پڑھنا: یہاں "راء" ساکن کے بعد حرف مستعلیہ "ق" پایا گیا ہے اس لیے راء پُر پڑھی جائے گی۔

راء باریک پڑھنا: اگر "راء" ساکن سے پہلے زیر ہو تو باریک پڑھی جائے گی اور یہاں "راء" سے پہلے زیر ہے۔

(۵) لام تعریف کا ادغام:

ابغ حجك و خف عقيه کے سوا تمام حروف میں لام تعریف کا ادغام ہوگا۔

لام تعریف کے ادغام حروف کا نام: ان حروف کو حروف شمسیہ کہتے ہیں۔

(۶) میم ساکن کے قواعد و نام:

میم ساکن کے تین قواعد ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱-ادغام شفوی، ۲-اخفائے شفوی، ۳-اظہار شفوی۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر:۱۰۰

پہلا حصہ......حدیث

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل احادیث میں سے صرف پانچ کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۵×۸=۴۰)

(ب) حدیث نمبر ۳ یا ۵ پر اعراب لگائیں۔(۱۰)

(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فإن المرأۃ خلقت من ضلع وإن أعوج ما فی الضلع أعلاہ فإن ذھبت تقیمہ کسرتہ وإن ترکتہ لم یزل أعوج فاستوصوا بالنساء.

(۲) عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا قطعت رحمہ وصلہا.

(۳) عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ال الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس.

(۴) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلینی منکم اولو الأحلا والنہی ثم الذین یلونہم ثلاثا وإیاکم وھیشات الأسواق.

(۵) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا او زار اخالہ فی اللہ ناداہ منادبان طبت وطاب ممشاک وتبوأت من الجنۃ منزلا.

(۶) عن معاذ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء.

(۷) عن أنس رضی اللہ عنہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ ما سمعت مثلہا قط فقال لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا فغطی

أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوههم ولهم حنين .

سوال نمبر 2:-درج ذیل میں سے صرف پانچ الفاظ کے معانی ریاض الصالحین کے مطابق لکھیں؟

(۵×۲=۱۰)

یمین غموس، معصوم الدم، هجرت، نافخ الكير، بوائق، قوت، الضرب المبرح

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 3:-درج ذیل میں سے صرف چار اجزاء حل کریں۔(۱۰×۴=۴۰)

(۱)میت کو دفن کرنے کے بعد اس کو تلقین کا طریقہ اور حکم مع دلیل لکھیں؟(۴+۲+۴=۱۰)

(۲)انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر دو دلیلیں لکھیں؟(۵+۵=۱۰)

(۳) کیا دنیا میں مردے فائدہ دیتے ہیں؟ قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

(۵+۵=۱۰)

(۴) آثارِ صالحین سے برکت حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟(۵+۵=۱۰)

(۵)بدعت کی تعریف اور اقسام مع تعریفات لکھیں؟(۱۰)

(٦)لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجدا پر تحقیقی نوٹ لکھیں؟

(۱۰)

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

حصہ اوّل: حدیث

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل احادیث کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) عن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استوصوا بالنساء خيرا فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج ما فى الضلع أعلاه فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن تركته لم يزل أعوج فاستوصوا بالنساء .

(۲) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ليس الواصل بالمكافي ولكن الواصل الذى إذا قطعت رحمه وصلها .

(۳) عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس .

(۴) عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليليني منكم اولو الأحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا وإياكم وهيشات الأسواق .

(۵) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا او زار اخاله فى الله ناداه منادبان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا .

(۶) عن معاذ رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله عزوجل المتحابون فى جلالى لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء .

(۷) عن أنس رضى الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطبة ما سمعت مثلها قط فقال لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا فغطى أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوههم ولهم حنين .

(ب) حدیث نمبر ۳ یا ۵ پر اعراب لگائیں۔

جواب: (الف) ترجمہ احادیث مبارکہ:

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو/ بھلائی سے پیش آؤ۔ پس عورت کو پیدا کیا گیا ہے پسلی سے۔

پسلی میں سب سے ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہے۔ پس اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ اگر اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی۔ پس تم عورتوں سے متعلق نصیحت قبول کرو۔

حدیث نمبر 2: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص رشتہ داری کا خیال رکھنے والا نہیں ہوتا جو بدلہ دینا چاہتا ہو اچھائی کا بلکہ رشتہ داری کا خیال رکھنے والا وہ ہوتا ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جارہی ہو، تو وہ اسے برقرار رکھے۔

حدیث نمبر 3: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور قصداً قسم اُٹھانا کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔

حدیث نمبر 4: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے عقلمند اور تجربہ کار لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوا کریں (نماز میں)۔ پھر وہ ہوں جو ان سے کم مرتبے کے ہوں۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی (اور فرمایا) بازار کے شور شرابے سے اجتناب کرو۔

حدیث نمبر 5: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے لیے کسی مریض کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی زیارت کرے۔ تو ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: تمہیں مبارک ہو اور مبارک ہو تمہیں تمہارا چلنا اور تم نے جنت میں اپنی جگہ تیار کر لی ہے۔

حدیث نمبر 6: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے جلال کی خاطر محبت رکھنے والے، ان کے لیے نور کے منبروں پر۔ اور ان پر رشک کریں گے انبیاء وشہداء۔

حدیث نمبر 7: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ (وعظ) دیا۔ میں نے اس طرح کا خطبہ پہلے کبھی نہیں سنا تھا آپ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو تم ہنسو کم اور روؤ زیادہ۔ (راوی کہتے ہیں:) بہت سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

(ب) اعراب: حدیث نمبر 3 اور 5 پر اعراب اوپر لگادیئے ہیں۔

سوال نمبر 2: ۔درج ذیل الفاظ کے معانی ریاض الصالحین کے مطابق لکھیں؟

(۱) یمین غموس، (۲) معصوم الدم، (۳) هجرت، (۴) نافخ الکیر، (۵) بوائق،
(۶) قوت، (۷) الضرب المبرح

جواب: الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی
یمین غموس	قصداً جھوٹی قسم اُٹھانا
معصوم الدم	محفوظ خون
هجرت	میں نے ہجرت کی
نافخ الکیر	لوہار (بھٹی جھونکنے والا)
بوائق	خباثت
قوت	روزی
الضرب المبرح	سخت مار مارنا

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر3:-درج ذیل اجزاء حل کریں:

(۱) میت کو دفن کرنے کے بعد اس کو تلقین کا طریقہ اور حکم مع دلیل لکھیں؟

(۲) انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر دو دلیلیں لکھیں؟

(۳) کیا دنیا میں مردے فائدہ دیتے ہیں؟ قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

(۴) آثار صالحین سے برکت حاصل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اپنے مؤقف پر قرآن وحدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

(۵) بدعت کی تعریف اور اقسام مع تعریفات لکھیں؟

(۶) لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيائهم مساجدا پر تحقیقی نوٹ لکھیں؟

جواب: اجزاء کے جوابات:

(۱) میت کو تلقین کا طریقہ، حکم مع دلیل:

بالغ میت کو دفن کے بعد تلقین کرنا بہت سے علماء کرام کے نزدیک مستحب ہے۔
دلیل ارشاد خداوندی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یاد دلائیے، کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو فائدہ دیتا ہے۔
طریقہ تلقین: طبرانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت کرتے ہیں کہ جب تمہارا کوئی بھائی

فوت ہو جائے اور تم اس کی قبر پر مٹی ڈال دو تو چاہیے کہ تم میں سے ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو جائے، میت اور اس کی والدہ کا نام لے کر کہے: اے فلاں بن فلاں! تو قبر والا بات سنتا ہے، پھر کہے: فلاں بن فلاں! تو قبر والا اٹھ کر اپنی قبر میں بیٹھ جاتا ہے، پھر کہے: اے فلاں بن فلاں! تو قبر والا کہتا ہے کہ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے ہمیں ہدایت دو کیا کہنا چاہتے ہو؟ تو تلقین کرنے والا کہے: اس بات کو یاد کرو جس سے تم دنیا سے رخصت ہوئے یعنی اس بات کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور عبد مکرم، شفیع امم، صاحب کرم ہیں۔ تم اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے پر راضی ہو، تو منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں:

چلو اس شخص کے پاس بیٹھنے کی کیا ضرورت ہے جسے حجت سکھائی جا رہی ہے۔ ایک صحابی نے کہا: اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو، تو اس کی نسبت اس کی ماں حضرت حواء کی طرف کرتے ہوئے کہے: اے فلاں بن حواء!

(۲) انبیاء کا قبروں میں زندہ ہونا:

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہمارا گزر ہوا، وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

امام بیہقی اور ابو یعلیٰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہداء کی زندگی صراحۃً بیان فرمائی ہے: ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیے گئے، انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

جب شہید زندہ ہیں، تو انبیاء کرام اور صدیقین بطریق اولیٰ زندہ ہوں گے، کیونکہ وہ شہداء سے بلند درجہ رکھتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے والد ماجد آرام فرما تھے، اس حال میں داخل ہوا کرتی تھی کہ پردے کا کچھ خاص اہتمام نہ ہوتا تھا، میں کہتی تھی کہ ایک میرے شوہر محترم ہیں اور ایک والد ماجد ہیں، جب ان کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دفن ہوئے، تو اللہ کی قسم! عمر بن فاروق رضی اللہ عنہ سے حیاء کی بنا پر اس طرح داخل

ہوتی تھی کہ میں نے اپنے جسم کو خوب اچھی طرح کپڑوں میں لپیٹ رکھا ہوتا تھا، اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر میں کوئی شک نہ تھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ رہے ہیں، یہی وجہ تھی کہ جب حضرت عمر فاروق ان کے گھر میں دفن ہوئے، تو آپ داخل ہوتے وقت پردے کا خصوصی اہتمام کیا کرتی تھیں۔

(۳) دنیا میں مردے کا فائدہ دینا:

میت، زندہ کو نفع دیتا ہے، اس لیے کہ یہ طے شدہ حقیقت ہے کہ اموات زندوں کے لیے دعا اور شفاعت کرتے ہیں۔ سیدنا شیخ امام عبداللہ بن علوی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ان کی بدولت ہمیں نفع عطا فرمائے، فرماتے ہیں کہ زندوں کی نسبت دنیا سے رحلت فرمانے والے زندوں کو نفع دیتے ہیں، کیونکہ زندہ افراد فکر معاش کی وجہ سے دوسروں کی طرف اتنی توجہ نہیں کر سکتے، جب کہ دنیا سے رحلت فرمانے والے فکر معاش سے آزاد ہو چکے ہیں، ان کو اپنے سابقہ اعمال کے علاوہ کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی، فرشتوں کی طرح ان کا اس کے علاوہ کسی امر سے تعلق نہیں ہوتا۔

دلیل: بعض علماء نے فرمایا: صاحب قبر کے زندہ کو فائدہ پہنچانے کی قوی دلیل وہ واقعہ ہے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج شریف کی رات پیش آیا جب اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر پچاس نمازیں فرض کر دیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے رجوع فرمائیں اور تخفیف کی درخواست کریں، جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس وقت رحلت فرما چکے تھے، ہم اور قیامت تک آنے والی امت محمدیہ کے افراد ان کی برکت سے مستفید ہو رہے ہیں، اور ہوتے رہیں گے ان کے واسطے سے تمام امت کے لیے تخفیف واقع ہوگئی اور یہ بہت بڑا فائدہ ہے۔

علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گنہگاروں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعائے مغفرت فرماتے ہیں، اس سے بڑھ کر فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔

(۴) آثار صالحین سے برکت کا حصول:

قرآن کریم کی متعدد آیات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قرب الٰہی کا شرف پانے والوں سے منسوب چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے کیسی برکت رکھی ہے۔

(۱) تابوت سکینہ کا اعزاز (۲) قمیض جناب یوسف علیہ السلام کا اعجاز (۳) نشانِ قدم خلیل علیہ السلام کے پاس نماز کا حکم (۴) اور سیّدتنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں سے منسوب پہاڑیوں کا شعائر اللہ قرار پانا (۵) وغیرہ چشم بینا کے لیے برکت کا واضح پیغام ہیں۔

مقربین بارگاہ کی تو قبریں بھی برکت تقسیم کرتی ہیں۔ اصحابِ کہف کی قبور کے قریب ان کے آثار باقی رکھنے کے لیے مسجد کی تعمیر اس پر شاہد ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی نسبت والی چیزوں کو بھی اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے، مثلاً: حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ایک مشکیزے کو دہن اقدس لگا کر اس سے پانی نوش فرمایا، انہوں نے آپ کے مبارک ہونٹوں سے لگنے والے حصے کو کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

(۵) بدعت:

دین میں ہر نو پیدا کام بدعت ہے۔

اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں: بدعت حسنہ و مذمومہ۔

بدعت حسنہ: وہ چیز ہے جو کتاب وسنت کی نصوص یا اجماع کے خلاف نہ ہو جیسے علماء کا اجماع ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں باجماعت نماز تراویح پڑھنا۔

بدعت مذمومہ: وہ چیز ہے جو کتاب وسنت کی نصوص یا اجماع کے مخالف ہو مثلاً سینما بنانا وغیرہ۔

(٦) مذکورہ حدیث میں واضح کر دیا گیا ہے کہ یہودیوں اور نصرانیوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہِ تعظیم کرنا شروع کر دیا' اس کو اپنا قبلہ بنالیا۔ اس کی طرف منہ کر کے عبادت کرتے اور اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے، جو قطعی حرام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وصال صحابہ کو ہدایت کی کہ تم لوگ ان جیسا طریقہ نہ اپنانا۔ نہ یہ کسی مسلمان کے لیے جائز ہے اور نہ ہی اس کی اسلام میں کوئی گنجائش ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے صرف دو سوال حل کریں۔

حصہ اول......فقہ

سوال نمبر1:- اَلْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ مَائِعٍ لَهُ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ لَهُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَا رَائِحَةَ لَهُ وَبِظُهُوْرِ وَصْفَيْنِ مِنْ مَّائِعٍ لَهُ ثَلَاثَةٌ كَالْخَلِّ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) جس مائع کا کوئی وصف نہ ہو اس میں غلبہ کا معیار کیا ہے؟ ۱۵

سوال نمبر2:- ويكره الإستنجاء بعظم وطعام لادمي أوبهيمة و اٰجر وخزف وفحم وزجاج وجص وشيء محترم كخرقة ديباج وقطن وباليد اليمنى إلامن عذر۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے آداب لکھیں؟ ۲۰=۱۰+۱۰

(ب) مکروہات وضو میں سے کوئی سے پانچ تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

سوال نمبر3:- باب التيمم يصح بشروط ثمانية۔

(الف) کتاب میں مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی پانچ شرائط وضاحت سے لکھیں؟ ۲۰=۴×۵

(ب) نماز کی ادائیگی میں مرد اور عورت کے طریقہ کا فرق نور الایضاح کی روشنی میں وضاحت سے تحریر کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر4:- درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب سپرد قلم کریں؟

(الف) اصول فقہ کی لغوی واصطلاحی تعریف اور اصول فقہ کی تعداد لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

(ب) خاص کی اقسام ثلاثہ کے نام، خاص کا حکم اور ایک مثال تحریر کریں؟ ۱۵=۳×۵

(ج) متعلقات نصوص سے کیا مراد ہے؟ کوئی سی تین کی تعریفات وامثلہ لکھیں؟ ۱۵=۳×۵

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:- اَلْغَلَبَةُ فِي الْمَائِعَاتِ بِظُهُوْرِ وَصْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ مَائِعٍ لَهٗ وَصْفَانِ فَقَطْ كَاللَّبَنِ لَهُ اللَّوْنُ وَالطَّعْمُ وَلَا رَائِحَةَ لَهٗ وَبِظُهُوْرِ وَصْفَيْنِ مِنْ مَّائِعٍ لَهٗ ثَلَاثَةٌ كَالْخَلِّ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں؟

(ب) جس مائع کا کوئی وصف نہ ہو اس میں غلبہ کا معیار کیا ہے؟

جواب: (الف) اعراب: اعراب اوپر لگادیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: کسی مائعات میں اگر کوئی بہنے والی چیز مل جائے تو اس میں دو وصفوں میں سے صرف ایک کا ظاہر ہونا غلبہ شمار ہوگا جیسے دودھ کا رنگ اور ذائقہ ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی۔ اور مائع میں تین وصفوں والی چیز کے دو وصفوں کا ظاہر ہونا غلبہ شمار ہوگا جیسے سرکہ وغیرہ۔

(ب) بغیر وصف چیز کے غلبہ کا معیار:

ایسی مائع چیز جس میں کوئی وصف نہ ہو جیسے مستعمل پانی اگر مطلق پانی میں مل جائے تو غلبہ کا معیار وزن کے اعتبار سے ہوگا۔

سوال نمبر 2:- ويكره الإستنجاء بعظم وطعام لادمي أو بهيمة و آجر وخزف وفحم وزجاج وجص وشيء محترم كخرقة ديباج وقطن وباليد اليمنى إلا من عذر

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں اور بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے آداب لکھیں؟

(ب) مکروہات وضو میں سے کوئی سے پانچ تحریر کریں؟

جواب: (الف) عبارت کا ترجمہ: اور مکروہ ہے استنجاء کرنا ہڈی، کھانے والی کسی چیز (انسانوں یا جانوروں کی)، اینٹ، ٹھیکری، کوئلہ، شیشہ، چونے، کسی قابل احترام چیز جیسے ریشمی کپڑے اور روئی اور دائیں ہاتھ سے بغیر کسی عذر کے۔

بیت الخلاء میں جانے کے آداب:

1- بایاں پاؤں پہلے داخل کرنا، 2- بیت الخلاء جانے کی دعا پڑھنا، 3- بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا، 4- قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرنا، 5- کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا مگر کوئی عذر ہو، 6- بلا ضرورت

باتیں نہ کرنا، 7-بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا۔

بیت الخلاء سے نکلنے کے آداب:

1-دایاں پاؤں پہلے باہر نکالنا۔

2-پھر یہ دعا پڑھنا: غُفْرَانَكَ۔

(ب) وضو کے مکروہات:

(۱) ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا، (۲) ضرورت سے کم پانی استعمال کرنا، (۳) دوران وضو چہرے پر زور سے پانی مارنا، (۴) دنیوی گفتگو کرنا، (۵) بغیر ضرورت کے کسی سے معاونت حاصل کرنا۔

سوال نمبر 3:-باب التيمم يصح بشروط ثمانية ۔

(الف) کتاب میں مذکورہ آٹھ شرائط میں سے کوئی پانچ شرائط وضاحت سے لکھیں؟

(ب) نماز کی ادائیگی میں مرد اور عورت کے طریقہ کا فرق نور الایضاح کی روشنی میں وضاحت سے تحریر کریں؟

جواب: (الف) شرائط تیمم:

پہلی شرط نیت کرنا: نیت کا مطلب ہے کہ کسی کام کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور اس کا وقت مٹی پر ہاتھ مارنے کا ہے۔ نیت کے صحیح ہونے کی تین شرائط ہیں: (۱) مسلمان ہونا، (۲) باشعور ہونا، (۳) جس چیز کی نیت کر رہا ہو، اس کا علم ہونا۔

دوسری شرط: شرعی عذر کا موجود ہونا ہے مثلاً پانی ایک میل دور ہو، یا پانی قریب ہو، مگر دشمن وغیرہ کا خوف ہو، یا کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول رسی موجود نہ ہو، یا پانی اس قدر ٹھنڈا ہو کہ وضو کرنے سے کوئی عضو ضائع ہو جائے گا، یا کوئی مریض ہو اور وضو کی صورت میں جان ضائع ہو جائے گی، یا مرض میں اضافہ ہو جائے گا، ان تمام صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

تیسری شرط: جس چیز سے تیمم کرنا مقصود ہو، اس کا زمین کی جنس سے ہونا مثلاً مٹی، پتھر اور ریت وغیرہ۔ لہٰذا سونے یا چاندی، یا لکڑی وغیرہ سے تیمم درست نہیں ہوگا۔

چوتھی شرط: چہرے اور ہاتھوں کو مسح کرتے ہوئے مکمل طور پر گھیرنا۔

پانچویں شرط: تمام ہاتھ، یا اس کے اکثر حصہ سے تیمم کیا جائے، لہٰذا ایک یا دو انگلیوں سے تیمم درست نہ ہوگا۔

(ب) مرد و عورت میں ادائیگی نماز میں فرق:

ارکان نماز	مرد	عورت
تکبیر تحریمہ:	اپنی ہتھیلیوں کو باہر نکالے آستینوں سے اور کانوں کے برابر اُٹھائے۔	ہاتھ اپنی اوڑھنی کے نیچے سے کندھوں تک اٹھائے۔
قیام:	دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھے۔	دونوں ہاتھوں کا گھیرا باندھے بغیر سینے پر رکھے۔
رکوع:	سر کو سرین کے برابر رکھے، گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑے اور انگلیاں کشادہ رکھے۔	انگلیاں کشادہ نہ کرے۔
سجدہ:	پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغلوں سے دور رکھے۔	جھک جائے اور پیٹ کو رانوں سے ملادے۔
تشہد:	دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ انگلیوں کو قبلہ رخ کرے۔ ہاتھوں کو رانوں پر اور کشادہ رکھے۔	تورک کرے۔

حصہ دوم.....اصول فقہ

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء کا جواب سپرد قلم کریں؟

(الف) اصول فقہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور اصول فقہ کی تعداد لکھیں؟

(ب) خاص کی اقسام ثلاثہ کے نام، خاص کا حکم اور ایک مثال تحریر کریں؟

(ج) متعلقات نصوص سے کیا مراد ہے؟ کوئی سی تین کی تعریفات واضح لکھیں؟

جواب: (الف) اصول فقہ کا لغوی معنی: کسی چیز کو جاننے اور معلوم کرنے کے قواعد کا نام

اصطلاحی معنی: ایسے قواعد کا جاننا جس کے ذریعے شرعی احکام کا استنباط کیا جائے۔

تعداد: اصول فقہ چار ہیں:

۱- قرآن مجید، ۲- سنت رسول، ۳- اجماع، ۴- قیاس

(ب) خاص کی اقسام ثلاثہ:

۱- تخصیص فرد جیسے زَیْدٌ، ۲- تخصیص نوع جیسے رَجُلٌ، ۳- تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

حکم: اس پر قطعی طور پر عمل واجب ہے لیکن اگر اس کے مقابل خبر واحد یا قیاس آجائے تو دونوں پر عمل

کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو خاص پر عمل کیا جائے گا۔

مثال: "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" یہاں "اَقِیْمُوْا" خاص ہے یعنی "نماز قائم کرو" پس نماز فرض ہے اس کا منکر فاسق ہے۔ لہٰذا لفظ اَقِیْمُوْا پر عمل ضروری ہے۔

(ج) متعلقات نصوص:

وہ چار چیزیں جن سے لفظ کے معانی پر دلالت مقصود ہو اور ان کا تعلق نص سے نہ ہو انہیں متعلقات نصوص کہتے ہیں۔

اقسام نصوص کی تعریف وامثلہ:

1- عبارۃ النص: جو معنی نص سے مقصود ہو اور نص کی عبارت بھی واضح الفاظ میں صراحت کر دے جیسے وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔ میں دلالت ہے کہ بیع حلال اور سود حرام ہے۔

2- دلالت النص: لفظ کی دلالت ایسے معنیٰ پر ہو جس سے منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر معلوم ہو جیسے فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا ۔

3- اقتضاء النص: ایسی دلالت جس کا معنیٰ عبارۃ النص کے بغیر متحقق نہ ہو جیسے کوئی شخص اپنی عورت کو کہے "اَنْتِ طَالِقٌ" یہ جملہ عورت کی صفت بنتا ہے اور صفت مصدر کا تقاضا کرتی ہے۔ لہٰذا لفظ "طالق" میں مصدر "طلاق" بطور اقتضاء پایا گیا ہے۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (الیف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے جبکہ باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

حصہ اول......علم الصیغہ

سوال نمبر 1:- (الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) مضاعف ثلاثی، لفیف مقرون اور ناقص کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ج) تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی اقسام ہیں؟ تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟ (۵)

سوال نمبر 2:- (الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ لکھیں نیز ضَـرَبَ یَـضْـرِبُ سے امر غائب کی گردان لکھیں؟ (۷+۸=۱۵)

(ب) خَطَایَا، یَقُوْلُ اور جَاءَ میں سے ہر ایک کی تعلیل لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ج) قِیَام کا قانون لکھیں؟ (۵)

سوال نمبر 3:- (الف) باب افتعال، باب استفعال، باب تفعیل میں سے ہر ایک کی خاصیات اور امثلہ لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) درج ذیل میں سے پانچ صیغے اس طرح حل کریں کہ شش اقسام، ہفت اقسام اور باب بھی معلوم ہو جائے؟ (۴×۵=۲۰)

وَعَدَكَ، اِعْلَمُوْا، تَفْتَحِیْنَ، اِسْتَقْبِلْ، اَنْعَمْتَ، قُلْنَ، خُذْ

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل میں صرف تین اجزاء حل کریں۔

(۱) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۲) باب تَفْعِیْل کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۳) باب فتح کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات و امثلہ لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۴) الحاق اور مشارکت میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

(۵) تجنب اور تحول میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل: علم الصیغہ

سوال نمبر 1:- (الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

(ب) مضاعف ثلاثی، لفیف مقرون اور ناقص کی تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

(ج) تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی کتنی اقسام ہیں؟ تعریفات اور ایک ایک مثال لکھیں؟

جواب: (الف) کلمہ کی اقسام کی تعریفات مع امثلہ:

اسم کی تعریف: اسم وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ اور ضَارِبٌ۔

فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں یعنی ماضی، حال اور استقبال (مستقبل) میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ (فعل ماضی) یَضْرِبُ (فعل مضارع میں حال و استقبال دونوں زمانے پائے جاتے ہیں)

حرف کی تعریف: حرف وہ کلمہ ہے، جو مستقل معنی پر نہ دلالت کرے یعنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر اس کا معنی سمجھ نہ آئے جیسے مِنْ اور اِلٰی۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

1- مضاعف ثلاثی: وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلیہ ہوں جیسے مَدَّ، مَدٌّ۔

2- لفیف مقرون: وہ جس کلمہ میں دو حروف متصل ہوں جیسے طَوٰی۔

3- ناقص: وہ کلمہ جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت پایا جائے جیسے رَمٰی، دَعٰی۔

(ج) اقسام فعل (باعتبار تعداد حروف):

تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ۱- ثلاثی، ۲- رباعی پھر ان اقسام کی مزید دو قسمیں

ہیں: ۱- مجرد، ۲- مزید فیہ۔

ثلاثی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

رباعی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی چار ہوں جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔

سوال نمبر 2:- (الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ لکھیں نیز ضَـرَبَ یَـضْـرِبُ سے امر غائب کی گردان لکھیں؟

(ب) خَطَایَا، یَقُوْلُ اور جَاءٍ میں سے ہر ایک کی تعلیل لکھیں؟

(ج) اِقِیام کا قانون لکھیں؟

جواب: (الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:

امر حاضر معروف: فعل امر حاضر معروف فعل مضارع حاضر معروف سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع کی علامت تاء کو گرا دیں گے۔ اگر فاء کلمہ متحرک ہوگا تو لام کلمہ ساکن کر دیں گے اور اگر لام کلمہ میں حرف علت ہوگا تو اسے گرا دیں گے مثلاً تَـقِـيْ سے قِ۔ اگر مضارع کی علامت تاء گرانے کے بعد فاء کلمہ ساکن ہو، تو عین کلمہ کو دیکھیں گے۔ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو، تو شروع میں ہمزہ وصل مضموم لائیں گے اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصل مکسور لائیں گے اور لام کلمہ کو ساکن کر دیں گے۔ مثلاً تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر لام کلمہ میں حرف علت ہو، تو وہ گر جائے گا مثلاً تَدْعُوْ سے اُدْعُ، تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَرْضٰى سے ارض۔ امر حاضر بنانے سے نون اعرابی لازمی طور پر گر جائے گا۔

گردان فعل امر غائب:

لِيَضْرِبْ، لِيَضْرِبَا، لِيَضْرِبُوْا، لِتَضْرِبْ، لِتَضْرِبَا، لِيَضْرِبْنَ، لِاَضْرِبْ، لِنَضْرِبْ۔

(ب) خطایا کی تعلیل:

جب مفاعل کے الف کے بعد اور یاء سے پہلے ہمزہ واقع ہو تو اسے یاء مفتوحہ سے بدلتے ہیں جیسے خَطَایَا۔ اصل میں خَطَائِیُ تھا۔ یاء الف جمع کے بعد اور ہمزہ سے قبل واقع ہوئی، لہٰذا اسے ہمزہ سے بدلا تو خَطَائِءُ ہو گیا۔ پھر قاعدہ نمبر 4 کے مطابق دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو خَطَائِیُ ہو گیا۔ پھر قاعدہ نمبر 6 کے مطابق ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے اور یاء ثانی کو الف سے بدلا تو خَطَایَا ہو گیا۔

یَقُوْلُ کی تعلیل:

اگر واؤ یا یاء کا ماقبل ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے۔ اگر حرکت فتحہ ہو تو واؤ اور یاء کو

الف میں بدلا جاتا ہے جیسے یَقُوْلُ۔ اگران حروف کے بعد والا حرف ساکن ہو تو ضمہ اور کسرہ کی صورت میں یہ گر جاتے ہیں اور اگر فتحہ ہو تو الف سے بدل کر گراتے ہیں۔

جَاءٍ کی تعلیل:

اگر دو ہمزہ حرکت والے ہوں اور اکٹھے ہو جائیں اور ان میں ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے بدلنا واجب ہے جیسے جَاءٍ۔ یہ اصل میں جَایِءٌ تھا۔ یاء الف زائدہ کے بعد ہے۔ لہٰذا اسے ہمزہ سے بدل دیا تو جَاءِءٌ ہو گیا۔ پہلا ہمزہ مکسور ہے لہٰذا دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو جَاءِیٌ ہو گیا۔ یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گر گیا۔ اب یاء اور نون تنوین دو ساکن اکٹھے ہو گئے تو یاء کو گرانے سے جَاءٍ ہو گیا۔

(ج) "قِیَامٌ" کا قانون:

فعل یا مصدر کا کلمہ عین اگر واؤ کسرہ کے بعد واقع ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جاتا ہے اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے فعل میں بھی تعلیل پائی جاتی ہو جیسے قَامَ کا مصدر قِیَامٌ۔

سوال نمبر 3:- (الف) باب اِفْتِعَال، باب اِسْتِفْعَال، باب تَفْعِیْل میں سے ہر ایک کی علامات اور امثلہ لکھیں؟

(ب) درج ذیل صیغے اس طرح حل کریں کہ شش اقسام، ہفت اقسام اور باب بھی معلوم ہو جائے؟

وَعَدتَّ، اِعْلَمُوْا، تَفْتَحِیْنَ، اِسْتَقْبِلْ، نَعْتَذِرْنَ، خُذْ

جواب: (الف) ابواب کی علامات اور امثلہ:

باب اِفْتِعَال: اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ ہوتی ہے جیسے اِجْتِنَابٌ۔

باب اِسْتِفْعَال: اس کی علامت یہ ہے کہ فاء کلمہ سے پہلے سین اور تاء زائدہ ہیں جیسے اِسْتِنْصَارٌ۔

باب تَفْعِیْل: اس میں صرف عین کلمہ مشدد ہوتا ہے، فاء سے پہلے تاء نہیں ہوتی۔ اس میں علامت مضارع معروف کے صیغوں میں مضموم ہوتی ہے جیسے تَصْرِیْفٌ سے یُصَرِّفُ۔

(ب) صیغوں کا حل:

الفاظ	صیغہ
وَعَدتَّ:	واحد مذکر حاضر فعل ماضی معروف مثال واوی از باب ضَرَبَ یَضْرِبُ۔
اِعْلَمُوْا:	جمع مذکر امر حاضر معروف صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔

اِسْتَقْبِلْ: واحد مذکر امر حاضر معروف صحیح از باب اِسْتِفْعَال ۔

قُلْنَ: جمع مؤنث غائب ماضی معروف اجوف واوی از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔

خُذْ: واحد مذکر امر حاضر معروف مہموز الفاء از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔

تَفْتَحِيْنَ: واحد مؤنث حاضر مضارع معروف صحیح از باب فَتَحَ يَفْتَحُ ۔

اَنْعَمْتُ: واحد مذکر حاضر ماضی معروف صحیح از باب اِفْعَالٌ ۔

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں۔

(۱) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۲) باب تَفْعِيل کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۳) باب فَتَحَ کے کوئی سے دو خواص مع تعریفات وامثلہ لکھیں؟

(۴) لیاقت اور مشارکت میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟

(۵) تجنب اور تحوّل میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال لکھیں؟

جواب: (۱) ضَرَبَ يَضْرِبُ کی دو خصوصیات:

(۱) قطع مآخذ: مدلول مآخذ کو کاٹنا جیسے عَلَفْتُ (یعنی میں نے تازہ گھاس کاٹی)

(۲) اعطاء مآخذ: کسی کو مدلول مآخذ دینا جیسے اَجَرَ الرَّجُلَ (یعنی اس آدمی نے کسی کو مزدوری دی۔

مزید مشہور مآخذ یہ ہیں: تعمل، موافقت، تدریج، کثرت مآخذ الباری، ضرب مآخذ، بلوغ، تطلیہ، مطاوعت، تاذی، قصر اور تخلیط۔

(۲) باب تفعیل کی دو خصوصیات:

(۱) تعمل: فاعل کا مآخذ کو کام میں لانا جیسے سَفَّدَ زَيْدٌ ن اللَّحْمَ (زید نے گوشت بھوننے کے لیے سیخ میں پرویا)

(۲) اطعام مآخذ: کسی کو مآخذ کھلانا جیسے غَسَّلَ وَلِيْدٌ اِبْنَهُ (ولید نے اپنے بیٹے کو شہد کھلایا)

(۳) باب فَتَحَ کی دو خصوصیات:

(i) موافقت باب سَمِعَ وَ كَرُمَ: باب فَتَحَ يَفْتَحُ کا باب سَمِعَ يَسْمَعُ اور باب كَرُمَ يَكْرُمُ کے ہم معنی ہے، جیسے زَهِدَ زَيْدٌ وَ زَهَدَ زَيْدٌ وَ زَهُدَ زَيْدٌ (زید نے بے رغبتی کی وجہ سے ترک کر دیا) یہ تینوں ابواب ہم معنیٰ ہیں۔

(ii) اطعام مآخذ: (مآخذ کھلانا) جیسے لَمَحْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو گوشت کھلایا)

(۴) لیاقت کی تعریف ومثال:

کسی چیز کا مدلول ماخذ کے لائق اور اس کا مستحق ہونا جیسے اَلْثَمَ الْفَرَعُ۔

مشارکت کی تعریف ومثال:

کسی کام میں دو شخصوں کا اس طرح شریک ہونا کہ دونوں میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی جیسے قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًو۔

(۵) تَجَنُّب کی تعریف ومثال:

ماخذ سے بچنے، پہلوتہی کرنے، پرہیز کرنے اور دور ہونے کو تَجَنُّب کہتے ہیں جیسے تَجَوَّبَ۔

تحوّل کی تعریف ومثال:

کسی چیز کو مثل ماخذ بنانے کو تحول کہتے ہیں جیسے خَيَّمْتُهٗ میں نے اس (چادر وغیرہ) کو خیمے کی مثل بنایا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ الخاصۃ (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر:۱۰۰

نوٹ: ہر حصہ سے دو، دو سوالوں کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اول: تفہیم النحو

سوال نمبر1:-(الف)اسم،فعل اور حرف کی تعریف لکھیں؟۱۵=۳×۵

(ب)جملہ خبریہ کی تعریف کر کے اس کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں؟۱۵=۵+۵+۵

سوال نمبر2:-(الف)معرب اور مبنی کی تعریف کریں؟۱۰=۵+۵

(ب)منصوبات میں سے کوئی سے پانچ کے نام لکھیں؟۱۰

(ج)تابع کی تعریف کر کے اس کی اقسام کے نام تحریر کریں؟۱۰=۵+۵

سوال نمبر3:-(الف)عدل کی اقسام کی تعریف و مثال لکھیں؟۱۰=۲+۸

(ب)فاعل،کلام،مفعول فیہ اور مفعول لہ کی تعریف سپرد قلم کریں؟۲۰=۴×۵

حصہ دوم......شرح مائۃ عامل

سوال نمبر4:-(الف)عامل کی تعریف کر کے اس کی اقسام لکھیں؟۱۰=۵+۵

(ب)لام کے معانی مع امثلہ تحریر کریں؟۱۰

سوال نمبر5:-(الف)جواب قسم کی صورتیں مختصراً لکھیں؟۱۰

(ب)اسماء افعال اور ان کا عمل مثال سے تحریر کریں؟۱۰

سوال نمبر6:-(الف)واؤ کے معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟۱۰=۲+۸

(ب)افعال ناقصہ لکھ کر دو کی مثال دیں؟۱۰

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:۔(الف) اسم، فعل اور حرف کی تعریف لکھیں؟

(ب) جملہ خبریہ کی تعریف کرکے اس کی اقسام مع تعریفات تحریر کریں؟

جواب: (الف) اسم: اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے مستقل معنی پر خود دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کوئی بھی اس میں موجود نہ ہو جیسے بَکْرٌ، زَیْدٌ۔

فعل: فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتائے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو جیسے ضَرَبَ۔

حرف: حرف وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود نہ دے بلکہ معنی دینے میں غیر کا محتاج ہو جیسے اِلٰی۔

(ب) اقسام جملہ خبریہ:

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: اسمیہ اور فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: جس جملے کی پہلی جزء اسم ہو اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ۔

جملہ فعلیہ: جس جملہ کی پہلی جزء فعل ہو، اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں جیسے قَامَ زَیْدٌ۔

سوال نمبر 2:۔(الف) معرب اور مبنی کی تعریف کریں؟

(ب) منصوبات میں سے کوئی سے پانچ کے نام لکھیں؟

(ج) تابع کی تعریف کرکے اس کی اقسام کے نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) معرب: وہ اسم جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ معرب ہے؟

مبنی: وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو جیسے قَامَ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔

(ب) منصوبات:

پانچ منصوبات کے نام یہ ہیں:

۱۔حال، ۲۔تمیز، ۳۔مستثنیٰ، ۴۔مفعول بہ، ۵۔مفعول لہ۔

(ج) تابع:

دوسرا اسم معرب جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہوتا ہے جیسے جَاءَ زَيْدٌ عَالِمٌ۔

تابع کی اقسام: تابع کی پانچ قسمیں ہیں:

۱-صفت، ۲-تاکید، ۳-عطف بیان، ۴-بدل، ۵-عطف بحرف

سوال نمبر 3:-(الف) عدل کی اقسام کی تعریف ومثال لکھیں؟

(ب) فاعل، کلام، مفعول فیہ اور مفعول لہ کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف) اقسام عدل مع تعریفات:

عدل کی دو قسمیں ہیں: تحقیقی اور تقدیری۔

عدل تحقیقی کی تعریف: وہ لفظ جس کے وجود اصلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل پائی جائے جیسے ثُلٰثُ۔

عدل تقدیری کی تعریف: وہ لفظ جس کے وجود اصلی پر غیر منصرف ہونے کے علاوہ کوئی دوسری دلیل نہ پائی جائے جیسے عُمَرُ وغیرہ۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

فاعل: وہ اسم جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل پایا جائے اور وہ اس کی طرف اس طرح مسند ہو کہ اس کے ساتھ قائم ہو اور اس پر واقع نہ ہو جیسے قَامَ زَيْدٌ۔

کلام: جو دو کلمات سے ملکر بنا ہو اور اس میں اسناد موجود ہو جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ۔

مفعول فیہ: وہ مفعول جس میں فاعل کا فعل واقع ہو جیسے جَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ۔

مفعول لہ: وہ مفعول جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لِزَيْدٍ میں اِكْرَامًا۔

حصہ دوم......شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:-(الف) عامل کی تعریف کر کے اس کی اقسام لکھیں؟

(ب) لام کے معانی مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) عامل: عامل وہ شیء ہے جس کی وجہ سے معرب کا آخر بدل جائے اور اس سے رفع، نصب اور جر حاصل ہوں۔

اقسام عامل: عامل کی دو قسمیں ہیں: ۱-عوامل لفظیہ، ۲-عوامل معنویہ۔

(ب) لام کے معانی:

لام پانچ معانی کے لیے آتا ہے:

۱-اختصاص کے لیے جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ۔
۲-زیادت کے لیے جیسے رَدِفَ لَکُمْ۔
۳-تعلیل کے لیے جیسے جِئْتُکَ لِاِکْرَامِکَ۔
۴-قسم کے لیے جیسے لِلّٰهِ لَا یُؤَخَّرُ الْاَجَلُ۔
۵-معاقبت کے لیے جیسے لَزِمَ الشَّرُّ لِلشَّقَاوَةِ۔

سوال نمبر 5:-(الف) جواب قسم کی صورتیں مختصراً لکھیں؟

(ب) اسماء افعال اوران کا عمل مثال سے تحریر کریں؟

جواب: (الف) جواب قسم کی صورتیں:

جواب قسم کی چھ صورتیں ہیں:

۱-جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو۔۲-جواب قسم جملہ اسمیہ منفیہ ہو۔
۳-جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو۔۴-جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو (ماضی)
۵-جواب قسم جملہ فعلیہ منفیہ ہو (مضارع) ۶-جواب قسم کا محذوف ہونا۔

(ب) اسماء افعال:

اسماء افعال وہ ہوتے ہیں جو فعل کا معنی دیتے ہیں۔ اسماء افعال یہ ہیں:

رُوَیْدَ، بَلْهَ، دُوْنَكَ، عَلَیْكَ، حَیَّهَلْ، هَا، هَیْهَاتَ، سَرْعَانَ، شَتَّانَ

عمل: پہلے چھ افعال اسم کو مفعولیت کی بناء پر نصب اور آخری تین اسم کو فاعلیت کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔

سوال نمبر 6:-(الف) واؤ کے معانی مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(ب) افعال ناقصہ لکھ کر دو کی مثال دیں؟

جواب: (الف) واؤ کے معانی:

یہ دو باتوں کے لیے آتا ہے:

1-قسم کے لیے جیسے وَاللّٰهِ لَاَشْرِبَنَّ اللَّبَنَ۔

2-"رُبَّ" کے معنیٰ میں جیسے رُبَّ عَالِمٍ یَّعْمَلُ بِعِلْمِهٖ۔

(ب) افعال ناقصہ:

كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَضْحٰى، اَمْسٰى، ظَلَّ، بَاتَ، مَادَامَ، مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا انْفَكَّ، مَا فَتِئَ، لَيْسَ .

دو کی مثالیں:

لَيْسَ: یہ زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے جیسے لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا۔

مَا دَامَ: وقت بتانے کے لیے استعمال ہوتا ہے جتنا وقت ما دام کی خبر اس کے لیے ثابت ہوتی ہے اور اس سے پہلے جملہ فعلیہ یا اسمیہ کا ہونا ضروری ہے۔

جملہ فعلیہ: جیسے اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا۔

جملہ اسمیہ: جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ مَا دَامَ عَمْرٌو قَائِمًا۔

☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية الخاصة (ایف اے)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۴۳ھ/2022ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے　　　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوال حل کریں جبکہ جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء میں سے صرف دو کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۱۰+۱۰=۲۰)

(الف) وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة وما تقدموا لأنفسكم من خير تجدوه عند الله إن الله بما تعملون بصير وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أربع إذا كن فيك فلا عليك مافاتك من الدنيا حفظ أمانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة في طعمة .

(ب) وكم في الغيث من تيسير عسر　　ومن تفريج نائبة تنوب

ومن كرم ومن لطف خفي　　ومن فرج تزول به الكروب

ومالي غير باب الله باب　　ولا مولى سواه ولا حبيب

كريم منعم بر لطيف　　جميل الستر للداعي مجيب

حكيم لايعاجل بالخطايا　　رحيم غيم رحمته يصوب

(ج) وبما أن الهنادكة هم أغلبية السكان الساحقة في شبه القارة والسيادة والكلمة المسموعة في الحكم الديمقراطي تكون للاغلبية دائما وحقا خاف المسلمون الأغلبية الهندوكية الساحقة التي قررت في نفسها وقرارة ضميرها أن تنتقم وهم لا يزالون ينتقمون من الأقلية المسلمة الباقية الهند .

سوال نمبر 2:- درج ذیل میں سے پانچ سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) ماهو خير الزاد للحجاج؟

(۲) مم أنقذ الله المؤمنين؟

(۳) هل يستر الله عيوب الناس؟

(۴) ماذا أضمر شهريار في نفسه؟

(۵) ماذا أعلن القائد الأعظم؟

(۶) من هو شر الناس منزلة عندالله؟

سوال نمبر3:-درج ذیل میں سے صرف پانچ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟(۵×۵=۲۵)

(۱) میں نے دس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔

(۲) عاقبت تو تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔

(۳) اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے۔

(۴) تو کون سی کہانی پڑھ رہا تھا؟

(۵) جمہوریت میں حکمرانی اکثریت کی ہوتی ہے۔

(۶) کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

سوال نمبر4:-(الف) درج ذیل مفردات میں سے صرف پانچ کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟ (۳×۵=۱۵)

أمانة، حيلة، حسنى، برهان، ساحقة، تعايش، ممنع

(ب) درج ذیل میں سے صرف پانچ کے مفردات تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

نوائب، معلومات، الكروب، معدودات، بينات، عواقب

☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2022ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(الف) وأقيموا الصلاة واتوا الزكاة وما تقدموا الأنفسكم من خير تجدوه عند الله إن الله بما تعلمون بصير وعن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال أربع إذا كن فيك فلا عليك مافاتك من الدنيا حفظ أمانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة في طعمة .

(ب) وكم في الغيث من تيسير عسر ومن تفريج نائبة تنوب
ومن كرم ومن لطف خفي ومن فرج تزول به الكروب
وما لي غير باب الله باب ولا مولى سواه ولا حبيب
كريم منعم بر لطيف جميل الستر للداعي مجيب
حكيم لا يعاجل بالخطايا رحيم غيم رحمته يصوب

(ج) وبما أن الهنادك هم أغلبية السكان الساحقة في شبه القارة والسيادة والكلمة المسموعة في الحكم الديمقراطي تكون للاغلبية دائما وحقا خاف المسلمون الأغلبية الهندوكية الساحقة التي تربت في نفسها وقرارة ضميرها أن تنتقم وهم لا يزالون ينتقمون من الأقلية المسلمة البائسة بها.

جواب: اجزاء کا اُردو میں ترجمہ:

(الف) ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھی نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے پاؤ گے اللہ کے ہاں۔ بے شک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں چار باتیں پائی جائیں، تو تجھ پر افسوس نہیں اس پر کہ دنیا سے تیرا جو کچھ کھو جائے: امانت کی حفاظت، سچ بولنا، اچھا اخلاق اور حلال کمائی۔

(ب) ترجمہ اشعار:

☆ مشکلات کے لیے عالم غیب میں کتنی آسانیاں ہیں اور لاحق ہونے والی مصیبتوں کے لیے کتنی وسعتیں ہیں۔

☆ کتنی ہی بخششیں اور مہربانیاں چھپی ہوئی ہیں اور وسعتیں جن سے دکھ درد دور ہوتے ہیں۔

☆ میرے لیے اللہ کے در کے سوا اور کوئی در نہیں۔ اور نہ ہی اس کے سوا کوئی مولیٰ اور نہ ہی محبوب ہے۔

☆ (میرا ممدوح) بخشش کرنے والا ہے، انعام فرمانے والا ہے، مہربان ہے، ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ اور ہر مسئلہ کو قبول کرنے والا ہے۔

☆ وہ حکمت والا ہے، وہ غلطیوں کی وجہ سے مؤاخذہ نہیں فرماتا، رحم کرنے والا ہے اس کی رحمتوں کے بادل ہر ایک تک پہنچتے ہیں۔

(ج) عبارت کا ترجمہ: اور اس کی وجہ برصغیر میں ہندوؤں کی بھاری اکثریت کی موجودگی ہے۔ جمہوریت اور حکمرانی اور مقبول بات اکثریت کی ہوتی ہے۔ دراصل مسلمانوں کو ہندوؤں کی بھاری اکثریت کا خوف تھا، جنہوں نے اپنے دل میں اور دل کی گہرائیوں میں بدلہ لینے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ اور وہ ہمیشہ ہندوستان میں موجود مسلمان اقلیت سے برا انتقام لیتے رہے۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(۱) ماهو خير الزاد للحجاج؟

(۲) مم أنقذ الله المؤمنين؟

(۳) هل يستر الله عيوب الناس؟

(۴) ماذا أضمر شهريار فى نفسه؟

(۵) ماذا أعلن القائد الأعظم؟

(۶) من هو شر الناس منزلة عندالله؟

جواب: سوالات کے عربی میں جوابات:

۱ – نعم! هو خير الزاد للحجاج .

۲ – انقذ الله المومنين من زيادة الظلم .

۳ – نعم! يستر الله عيوب الناس .

۴ – اضمر شهريار على النساء فى نفسه .

۵ – كانت قد انشئت يوم اعتق الاسلام اوّل هندو كى من اهل شبه القاره .

٦- شر الناس منزلة عندالله من تركه وودعه الناس اتقاء .

سوال نمبر3:-درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) میں نے دس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی۔

(۲) عاقبت تو تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہے۔

(۳) اس کی رحمت کا بادل خوب برستا ہے۔

(۴) تو کون سی کہانی پڑھ رہا تھا؟

(۵) جمہوریت میں حکمرانی اکثریت کی ہوتی ہے۔

(٦) کھاؤ، پیو اور پہنو لیکن فضول خرچی نہ کرو۔

جواب: جملوں کا عربی میں ترجمہ:

١- خِدْمَتُ النَّبِيَّ عَشَرَ سِنِيْنَ .

٢- وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ .

٣- غَيْمُ رَحْمَتِهِ يَصُوْبُ .

٤- اَيَّ حِكَايَةٍ كُنْتَ تَقْرَءُ

٥- تَكُوْنَ السِّيَادَةُ لِلْاَغْلَبِيَّةِ فِي الْحُكْمِ الدَّيْمُقْرَاطِي .

٦- كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَالْبِسُوْا وَلٰكِنْ لَا تُسْرِفُوْا .

سوال نمبر4:-(الف) درج ذیل مفردات کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

امانة، مخيلة، حسنى، برهان، ساحقة، تعايش، ممتع

(ب) درج ذیل کے مفردات تحریر کریں؟

نوائب، معلومات، الكروب، معدودات، بينات، عواقب

جواب: (الف) مفردات کا جملوں میں استعمال:

(ب)

مفردات	جملے
اِمَانَةٌ:	اَلرُّوْحُ اَمَانَةٌ
مَخِيْلَة:	اِجْتَنِبْ عَنِ الْمَخِيْلَةِ
حُسْنٰى:	فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
بُرْهَانٌ:	هَلْ اَنْزَلَ اللّٰهُ بُرْهَانًا لِلتَّوْحِيْدِ؟

سَاحِقَةٌ: عِنْدَنَا الْاَغْلَبِيَّةُ السَّاحِقَةُ

تَعَايُش: اَلتَّعَايُشُ عَمَلٌ طَيِّبٌ

مُمْتِعٌ: مُمْتِعُكُمْ عِنْدِیْ

(ب) جموع کے مفردات:

جمع	کا مفرد ہے	مفردات
نَوَائِب:	کا مفرد ہے	نَائِبَةٌ
مَعْلُوْمَات:	کا مفرد ہے	مَعْلُوْمَةٌ
اَلْكُرُوْبُ:	کا مفرد ہے	اَلْكُرَبُ
مَعْدُوْدَاتٌ:	کا مفرد ہے	مَعْدُوْدَةٌ
بَيِّنَاتٌ:	کا مفرد ہے	بَيِّنَةٌ
عَوَاقِبُ:	کا مفرد ہے	عَاقِبٌ

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

پہلا پرچہ: قرآن مجید و تجوید

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات کا حل مطلوب ہے۔

حصہ اوّل.....قرآن مجید

سوال نمبر 1:- درج ذیل میں سے چار اجزاء کا ترجمہ کریں؟ ۴×۱۵=۶۰

(۱) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ط

(۲) يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(۴) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ لا وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ لا وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(۵) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ط كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ ۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ لا فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا

يَقْتُلُوْنَ ۝

(٦) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

سوال نمبر 2:- درج ذیل الفاظ میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۲×۵=۱۰

(۱) اَلْعُقُوْدُ، (۲) اَلْاَنْعَامُ، (۳) اَلصَّيْدُ، (۴) شَعَآئِرُ

(۵) اَلْعُدْوَانُ، (۶) اَلْعِقَابُ، (۷) اَلسَّبُعُ، (۸) مَخْمَصَةٌ

حصہ دوم...... تجوید

سوال نمبر 3:- درج ذیل میں سے تین اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(۱) اظہار اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۲) صفات لازمہ متضادہ کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ صفات لازمہ متضادہ کتنی اور کون کون سی ہیں؟ صرف نام لکھیں؟ ۵+۵=۱۰

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے دو کی تعریفات مثالیں دے کر تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۴) حرف کے پُر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پُر ہوتے ہیں؟ ۵+۵=۱۰

(۵) ادغام کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ ان کے نام مع امثلہ تحریر کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

پہلا پرچہ: ترجمۃ القرآن وتجوید

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1:- درج ذیل اجزاء کا ترجمہ کریں؟

(۱) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ

(۲) يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

(۴) وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

(۵) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـُٔوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝

(۶) لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ

رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکہ:

(۱) ''تم پر حرام ہے مرداراور خون اور سور کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور وہ جو بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو۔ اور جو کسی تھان پر ذبح کیا اور پانسے ڈال کر بانٹنا کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔ آج تمہارے دین کی طرف سے کافروں کی آس ٹوٹ گئی' تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔''

(۲) ''اے کتاب والو! بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور روشن کتاب، اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے، اسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے اور انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔''

(۳) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔ بے شک وہ جو کافر ہوئے جو کچھ زمین میں ہے سب اور اس کی برابر اور اگر ان کی ملک ہو کہ اسے دے کر قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑائیں تو ان سے نہ لیا جائے گا اور ان کے لیے دکھ کا عذاب ہے۔

(۴) ''اور ہم نے توراۃ میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے۔ پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے' تو وہی لوگ ظالم ہیں۔''

(۵) ''بے شک وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی ان میں جو کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے کام کرے' تو ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔ بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے۔ جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کی خواہش نہ تھی ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید

کرتے ہیں۔"

(٦) "اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت کرتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے۔ یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔"

سوال نمبر 2:- درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(١) اَلْعُقُوْدُ، (٢) اَلْاَنْعَامُ، (٣) اَلصَّیْدُ، (٤) شَعَآئِرُ

(٥) اَلْعُدْوَانُ، (٦) اَلْعِقَابُ، (٧) اَلسَّبُعُ، (٨) مَخْمَصَةٌ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْعُقُوْدُ	عہد، قول	اَلْعُدْوَانُ	دشمنی، زیادتی، سرکشی
اَلْاَنْعَامُ	مویشی، چوپائے	اَلْعِقَابُ	سزا، عذاب
اَلصَّیْدُ	شکار	اَلسَّبُعُ	درندہ
شَعَائِرُ	نشانیاں	مَخْمَصَةٌ	بھوک وافلاس

حصہ دوم ...... تجوید

سوال نمبر 3:- درج ذیل اجزاء کے جوابات تحریر کریں؟

(١) اظہار اور ادغام میں سے ہر ایک کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(٢) صفات لازمہ متضادہ کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ صفات لازمہ متضادہ کتنی اور کون کون سی ہیں؟ صرف نام لکھیں؟

(٣) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے دو کی تعریفات مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(٤) حرف کے پُر کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ کون سے حروف ہیں جو ہمیشہ پُر ہوتے ہیں؟

(٥) ادغام کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ انکے نام مع امثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) اظہار اور ادغام کی تعریف:

اظہار: اظہار کا لغوی معنیٰ ظاہر کرنا، اصطلاح تجوید میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے، تو

وہاں اظہار ہوتا ہے اور اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں۔

حروف حلقی چھ ہیں: ء، ھ، ع، ح، غ، خ۔

مثالیں: مِنْ اَجَلٍ، مِنْ حَقٍّ، مِنْهُمْ، عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۔

ادغام: ادغام کا لغوی معنیٰ کسی چیز میں ملا دینا۔ اصطلاح تجوید میں ایک ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح ملانے کو کہتے ہیں: دونوں حرف ایک مشدد حرف پڑھا جائے جیسے مَنْ رَّبُّكَ۔
جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یرملون میں کوئی حرف آئے، تو وہاں ادغام ہوگا، لام اور راء میں بلا غنہ باقی یمون کے چار حروف میں غنہ کے ساتھ ادغام ہوگا جیسے مَنْ يَّفْعَلُ،

(۲) صفات لازمہ متضادہ:

وہ صفات جو ایک دوسرے کی ضد ہوں۔

صفات لازمہ متضادہ کی تعداد و اسماء:

صفات لازمہ متضادہ دس ہیں:

۱- ہمس	۲- جہر
۳- شدت، متوسط	۴- رخاوت
۵- استعلاء	۶- استفال
۷- اطباق	۸- انفتاح
۹- اذلاق	۱۰- اصمات

(۳) صفات لازمہ غیر متضادہ میں سے دو کی تعریفات:

قلقلہ: لغوی معنیٰ جنبش ہے۔ اصطلاح تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سکون کی حالت میں ان کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے۔ حروف قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ: قطب جد ہے۔ مثلاً اقطاب و اجداذ۔

تفشی: لغوی معنیٰ پھیلنا ہے۔ اصطلاح تجوید میں منہ میں آواز کے پھیلنے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے اور شین کو ادا کرتے وقت منہ میں آواز پھیل جاتی ہے مثلاً اشجار۔

(۴) حرف کو پُر پڑھنے کا طریقہ:

حرف کو پُر پڑھتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف اٹھتی ہے جس وجہ سے حروف پُر پڑھے جاتے

ہیں۔

پُرحروف: پُرحروف سات ہیں جن کا مجموعہ "خص ضغط قظ" ہے۔

(۵) ادغام اور اس کی اقسام:

۱- ایک جنس کے دو حروف یا قریب المخرج اور یا ایک مخرج کے ہوں ان کو ملا کر پڑھنے کو ادغام کہتے ہیں۔ اگر دو حروف ایک جنس کے جمع ہو جائیں، ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو، ان دونوں کو ایک بنا کر پڑھنے کو ادغام مثلین کہتے ہیں جیسے قَدْ دَّخَلُوْا۔

۲- اگر ایک مخرج کے دو حروف جمع ہوں، پہلا ساکن ہو، تو ادغام متجانسین ہوگا جیسے وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ۔

۳- مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو، تو اس کا ادغام واجب ہے۔ اگر ایسے دو حروف ہوں جن کا مخرج قریب قریب ہو دو کلموں میں اس طرح جمع ہو کر ایک حرف پہلے کے آخر میں اور دوسرا حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو اور پہلا ساکن ہو، تو ادغام متقاربین ہوگا جیسے نَخْلُقْكُّمْ۔ نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کا حروف کا ادغام ان تین اقسام میں داخل ہے۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں ہر سوال کے اندر جزوی رعایت موجود ہے۔

پہلا حصہ......حدیث

سوال نمبر 1:- (الف) مندرجہ ذیل احادیث میں سے صرف چار کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۴×۱۰=۴۰)

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں؟ (۱۰)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ ۔

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن يوم يصبح العبادفيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلقا، ويقول الاخر: اللهم اعط ممسكاتلفا ۔

(۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من احق الناس بحسن صحابتی؟ يعنی صحبتی، قال امك قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال ابوك ۔

(۴) ان من اكبر الكبائر ان يلعن الرجل والديه قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وكيف يلعن الرجل ابويه قال: يسب الرجل الرجل فيسب اباه ويسب الرجل امه فيسب امه ۔

(۵) عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال: لقد كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما، فكنت احفظ عنه، فما يمنعنى من القول الا ان ههنا رجالاهم اسن منی ۔

(٦) عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفُ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا ۔

سوال نمبر2:-درج ذیل میں سے صرف پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟(۵×۲=۱۰)

(۱) رَابِحٌ (۲) ذَئِرْنَ (۳) هَجَرْتُ (۴) اَلصِّهْرُ (۵) بَوَائِقُ (٦) اَلْأَمْدَادُ (۷) اَلْحُجْزَةُ

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر3:-درج ذیل میں سے صرف چار اجزاء حل کریں؟(۴×۱۰=۴۰)

(۱) کلام لفظی اور کلام نفسی دونوں کی وضاحت کریں؟(۵+۵=۱۰)

(۲) توسل کا معنیٰ لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر ایک دلیل لکھیں؟(۵+۵=۱۰)

(۳) استغاثہ کا معنیٰ تحریر کریں نیز بتائیں کہ مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟(۵+۵=۱۰)

(۴) خواتین قبرستان میں جا سکتی ہیں یا نہیں؟ نیز کیا اہل قبور سنتے ہیں؟(۵+۵=۱۰)

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟ (۵+۵=۱۰)

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعقائد

پہلا حصہ......حدیث

سوال نمبر 1:-(الف) مندرجہ ذیل احادیث کا سلیس اُردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) درج ذیل احادیث میں سے صرف ایک حدیث شریف پر اعراب لگائیں۔

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۔

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مامن يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا، ويقول الاخر: اللهم اعط ممسكا تلفا۔

(۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من احق الناس بحسن صحابتي؟ يعني صحبتي، قال امك قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال امك، قال ثم من؟ قال ابوك ۔

(۴) ان من اكبر الكبائر ان يلعن الرجل والديه قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وكيف يلعن الرجل ابويه قال: يسب الرجل الرجل فيسب اباه ويسب الرجل امه فيسب امه ۔

(۵) عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال: لقد كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما، فكنت احفظ عنه، فما يمنعني من القول الا ان ههنا رجالاهم اسن مني ۔

(۶) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا ۔

جوابات:

(الف) ترجمہ احادیث مبارکہ:

۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے زیر نگران کے متعلق سوال ہوگا۔ امیر حاکم ہے، آدمی اپنے گھر کا ذمہ دار ہے، عورت اپنے خاوند کے گھر کی ذمہ دار ہے، پس ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۲- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو متبادل عطا کر اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روکنے والے کا مال برباد کردے۔

۳- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میری اچھی رفاقت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں! پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں! پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں! عرض کی: پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ۔

۴- کبائر میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے (صحابہ نے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسے کوئی آدمی اپنے باپ پر لعنت بھیج سکتا ہے؟ فرمایا: ایک آدمی دوسرے کو گالی دیتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

۵- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں عہد رسالت میں غلام تھا، میں آپ کی باتیں یاد رکھتا اور مجھے بیان کرنے سے کچھ رکاوٹ نہیں۔ البتہ یہاں کچھ لوگ ہیں جو عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔

۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو اس دن (قیامت کے دن) ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لایا جائے گا۔ اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

(ب) نوٹ: حدیث نمبر (۱) پر اعراب سوالیہ حصہ میں لگا دیئے گئے ہیں۔

سوال نمبر 2:- درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) رَابِعَ (۲) ذَيْرَنَ (۳) هَجَرْتُ (۴) الصِّهْرُ (۵) بَوَائِقُ (۶) اَلْاِمْدَادُ (۷) اَلْحُجْزَةُ

جواب: الفاظ کے معانی:

۱-تو نفع حاصل کر، ۲-وہ دلیر ہو گئیں، ۳-میں صبح سویرے آیا، ۴-سسرالی رشتہ، ۵-مصائب، ۶-مددگار، ۷-ناف کے نیچے ازار بند کی جگہ۔

حصہ دوم......عقائد

سوال نمبر 3:-درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) کلام لفظی اور کلام نفسی دونوں کی وضاحت کریں؟

(۲) توسل کا معنی لکھیں نیز اس کی شرعی حیثیت پر ایک دلیل لکھیں؟

(۳) استغاثہ کا معنی تحریر کریں نیز بتائیں کہ مخلوق سے مدد مانگنا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) خواتین قبرستان میں جا سکتی ہیں یا نہیں؟ نیز کیا اہل قبور سنتے ہیں؟

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت پر قرآن و حدیث سے ایک ایک دلیل لکھیں؟

جوابات:

(۱) کلام لفظی و کلام نفسی کی وضاحت:

کلام لفظی: کلام لفظی میں سکوت سے مراد یہ ہے کہ قدرت ہونے کے باوجود کلام نہ کرنا۔ آفت سے مراد ہے کہ کلام کرنے کی قدرت کا نہ پایا جانا جیسے گونگا اور بچہ بول نہیں سکتا۔

کلام نفسی: کلام نفسی سے گفتگو مراد ہے۔ پس اس میں سکوت سے مراد کسی آدمی کا اپنے نفس میں کلام تیار نہ کرنا اور آفت سے مراد ہے کہ کلام کے تیار کرنے پر قدرت نہ رکھنا جیسے قرآن پاک۔

(۲) توسل کا معنی اور شرعی حیثیت پر دلیل:

توسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیوں کے ذکر سے برکت حاصل کرنا، کیونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں پر رحم فرماتا ہے۔ ان سے توسل کا مطلب یہ ہے کہ حاجتوں کے بر آنے اور مطالب کے حاصل ہونے کے لیے انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں وسیلہ بنایا جائے، کیونکہ انہیں خداوندی کی بارگاہ اقدس میں ہماری نسبت زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے، اللہ عزوجل ان کی دعا پوری فرماتا ہے اور ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔ توسل جائز ہے اس کی دلیل:

حدیث مبارکہ میں ارشاد خداوندی:

میرے بندے نے فرائض سے بڑھ کر کسی محبوب شے کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کیا، میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر کے اس مقام کو پہنچ جاتا ہے کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کی قوت سماعت ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے، میں اس کی قوت بصارت ہوتا ہوں جس کے ساتھ

وہ دیکھتا ہے، میں اس کا رِجل (قوت) ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا۔ ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے، تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے میری پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔

(۳) استغاثہ کا معنی اور مخلوق سے مدد مانگنے کا جواز:

استغاثہ کا معنی: استغاثہ کا معنی یہ ہے کہ بندے کا کسی مشکل یا مصیبت میں کسی ایسی ہستی سے امداد طلب کرنا جو اس کی حاجت پوری کر سکے اور مشکل آسان کر دے۔

مخلوق سے مدد مانگنا:

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے واسطہ وسبب ہونے کی حیثیت سے مدد مانگنا جائز ہے۔

دلیل: اس کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ ہے:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرنے میں مصروف رہتا ہے۔'' (صحیح مسلم)

(۴) خواتین کا قبرستان جانا اور اہل قبور کا سننا:

مسئلہ خواتین کا قبرستان جانا: علماء کرام نے فرمایا: قبروں کی زیارت مردوں کے لیے سنت ہے ا عورتوں کے لیے کہ وہ وہاں اگر برکت حاصل کرنے کے لیے ہو مثلاً انبیاء، اولیاء یا علماء کرام کے مزارا کی زیارت کریں تو مردوں کی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔ بعض علماء کرام نے فرمایا: عورتوں لیے قبروں کی زیارت مطلقاً جائز ہے، کیونکہ صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کو قبرستان میں اپنے بیٹے کی قبر پر روتے ہوئے دیکھا، تو اسے صبر کا حکم دیا اور اس پر انکا فرمایا۔

اہل قبور کے سننے کا جواز:

اہل قبور شعور رکھتے ہیں اور قبروں کے پاس کی جانے والی گفتگو سنتے ہیں۔ اسی لیے نبی اکرم علیہ وسلم نے اہل قبور کو زیارت اور انہیں صیغہ خطاب کے ساتھ سلام کہنے کو جائز قرار دیا، نبی اکرم علیہ وسلم بکثرت جنت البقیع والوں کی زیارت کرتے تھے اور انہیں سلام کہتے تھے اور نبی کریم صلی وسلم کی شان سے بعید ہے کہ آپ ایسے لوگوں کو سلام کہیں جو سنتے اور سمجھتے نہ ہوں۔

دلیل: اس کی دلیل وہ حدیث ہے، جو محدث ابن ابی الدنیا رحمہ اللہ تعالیٰ نے کتاب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فر اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس بیٹھے تو قبر والا اس سے انس حاصل کرتا

باتوں کا جواب دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ شخص اٹھ جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر کے پاس سے گزرے (اسے سلام کہے) وہ اس کے سوال کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے، اور جب ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اسے نہیں پہچانتا اور سلام کہے تو وہ (اگر چہ اسے نہیں پہچانتا تاہم) سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی فضیلت:

قرآن کی روشنی میں: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کر دے، اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب اچھی طرح پاک صاف کر دے۔" (القرآن)

حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے درمیان ہمارے اہل بیت کی مثال حضرت نوح کی کشتی کی ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا غرق ہو گیا۔ (یہ حدیث صحیح ہے)

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

وقت: تین گھنٹے　　　　　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دوسوالات حل کریں۔

حصہ اوّل......فقہ

سوال نمبر 1:-اَلْـمِيَاهُ الَّتِیْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ ثُمَّ الْمِيَاهُ عَلٰی خَمْسَةِ اَقْسَامٍ ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اوراُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) خط کشیدہ عبارت سے پانی کی جو پانچ اقسام مراد ہیں ان کے نام تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:-أركان الوضوء أربعة وهي فرائضه الأول غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الى أسفل الذقن وحده عرضا مابين شحمتي الأذنين والثاني غسل يديه مع مرفقيه والثالث غسل رجليه مع كعبيه والرابع مسح ربع رأسه ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز وضو کی کوئی سی پانچ سنتیں سپر د قلم کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) وضو کے مستحبات بیان کریں نیز وضو کو توڑنے والی کوئی پانچ چیزیں تحریر کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3:-الوضوء على ثلاثة أقسام الأول فرض على المحدث للصلوٰة ولو كانت نفلا ولصلوٰة الجنازة وسجدة التلاوة ولمس القرآن ولو اٰية والثاني واجب للطواف بالكعبة والثالث مندوب للنوم على طهارة ۔

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز غسل کی کوئی پانچ سنتیں قلمبند کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) غسل میں کتنی اورکون کون سی باتیں فرض ہیں؟ نور الایضاح کی روشنی میں جواب سپرد قلم کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل اجزاء میں سے کوئی سے تین اجزاء کا جواب دیں۔ ۳×۱۰=۳۰

(۱) اصول فقہ کی تعریف اور غرض وغایت تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۲) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۳) مطلق اور مقید کی تعریفات کر کے ان کا حکم بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۴) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام کے صرف نام تحریر کریں؟ ۱۰

(۵) ظاہر اور نص کی تعریفات لکھیں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

تیسرا پرچہ: فقہ واصول فقہ

حصہ اوّل: فقہ

سوال نمبر 1:- اَلْمِيَاهُ الَّتِيْ يَجُوْزُ التَّطْهِيْرُ بِهَا سَبْعَةُ مِيَاهٍ مَاءُ السَّمَاءِ وَمَاءُ الْبَحْرِ وَمَاءُ النَّهْرِ وَمَاءُ الْبِئْرِ وَمَاءٌ ذَابَ مِنَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَمَاءُ الْعَيْنِ ثُمَّ الْمِيَاهُ عَلٰى خَمْسَةِ اَقْسَامٍ۔

(الف) عبارت پر اعراب لگائیں اور اردو میں ترجمہ کریں؟

(ب) خط کشیدہ عبارت سے پانی کی جو پانچ اقسام مراد ہیں ان کے نام تحریر کریں؟

جوابات:

(الف) اعراب: اعراب عبارت اوپر لگا دیئے گئے ہیں۔

عبارت کا ترجمہ: جن پانیوں سے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے وہ پانی سات قسم کے ہیں۔ آسمان (بارش) کا پانی، دریا کا پانی، نہر کا پانی، کنوئیں کا پانی، برف سے پگھلا ہوا پانی، اولوں کا پانی اور چشمے کا پانی۔ پھر طہارت کے اعتبار سے پانی کی پانچ قسمیں ہیں:

(ب) پانی کی قسمیں:

پانی کی پانچ قسمیں درج ذیل ہیں:

i- پاک ہو، پاک کرنے والا ہو اور مکروہ بھی نہ ہو۔ ii- پاک ہو، پاک کرنے والا ہو مگر مکروہ ہو۔ iii- پاک ہو لیکن پاک نہ کرتا ہو۔ iv- نجس پانی v- مشکوک پانی

سوال نمبر 2:- أركان الوضوء أربعة وهي فرائضه الأول غسل الوجه وحده طولا من مبدأ سطح الجبهة الى أسفل الذقن وحده عرضا مابين شحمتي الأذنين والثاني

غسل يديه مع مرفقيه والثالث غسل رجليه مع كعبيه والرابع مسح ربع رأسه .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز وضو کی کوئی سی پانچ سنتیں سپرد قلم کریں؟

(ب) وضو کے مستحبات بیان کریں نیز وضو کو توڑنے والی کوئی پانچ چیزیں تحریر کریں؟

جوابات:

(الف) عبارت کا ترجمہ: وضو کے ارکان چار ہیں اور یہی اس کے فرائض بھی ہیں: پہلا: چہرے کا دھونا، لمبائی میں اس کی حد پیشانی کی ابتدائی سطح سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک ہے اور چوڑائی میں اس کی حدود جگہ ہے، جو دونوں کانوں کی لو کے درمیان ہے۔ دوسرا: ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔ تیسرا: پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا۔ چوتھا: چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔

وضو کی سنتیں:

وضو کی پانچ سنتیں درج ذیل ہیں:

(i) نیت کرنا، (ii) بسم اللہ پڑھنا، (iii) تین بار کلی کرنا، (iv) تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونا، (v) ہر عضو کو تین بار دھونا، (vi) مسواک کرنا۔

(ب) مستحبات وضو:

وضو میں چودہ چیزیں مستحب ہیں، وہ یہ ہیں:

۱-بلند جگہ پر بیٹھنا، ۲-منہ قبلہ کی طرف کرنا، ۳-کسی اور سے مدد نہ لینا، ۴-دنیاوی گفتگو سے پرہیز کرنا، ۵-دل اور زبان سے نیت کرنا، ۶-سنت سے ثابت شدہ دعا پڑھنا، ۷-ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا، ۸-چھوٹی انگلی سے کانوں کے سوراخ صاف کرنا، ۹-کھلی انگوٹھی کو حرکت دینا، ۱۰-دائیں ہاتھ سے کلی اور ناک صاف کرنا، ۱۱-ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنا، ۱۲-غیر معذور کا وقت داخل ہونے سے پہلے وضو کرنا، ۱۳-بعد از وضو کلمہ شہادت کا پڑھنا، ۱۴-وضو سے بچ جانے والا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

وضو توڑنے والی اشیاء:

(۱) پاخانہ، (۲) پیشاب، (۳) پیچھے سے ہوا کا نکلنا، (۴) آگے سے کیڑا نکلنا، (۵) ودی یا مذی، (۶) خون کا نکل کر اپنی جگہ سے بہہ جانا، (۷) جنون و غشی، (۸) منی کا نکلنا۔

سوال نمبر3:-الوضوء على ثلاثة أقسام الأول فرض على المحدث للصلوٰة ولو كانت نفلا ولصلوٰة الجنازة وسجدة التلاوة ولمس القرآن ولو اٰية والثاني واجب للطواف بالكعبة والثالث مندوب للنوم على طهارة .

(الف) عبارت کا ترجمہ کریں نیز غسل کی کوئی پانچ سنتیں قلمبند کریں؟

(ب) غسل میں کتنی اور کون کون سی باتیں فرض ہیں؟ نور الایضاح کی روشنی میں جواب سپردِ قلم کریں؟

جوابات:

(الف) عبارت کا ترجمہ: وضو کی تین قسمیں ہیں: پہلی فرض وضو کرنا نماز کے لیے اگرچہ نفلی نماز ہو، اور نمازِ جنازہ کے لیے اور سجدہ تلاوت کے لیے اور قرآن پاک کو مس کرنے کے لیے اگرچہ ایک آیت ہو۔ دوسری واجب خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لیے۔ تیسری مستحب سونے کے لیے طہارت حاصل کرنا۔

غسل کی سنتیں:

غسل کی پانچ سنتیں درج ذیل ہیں:

۱-نیت کرنا، ۲-ابتداء کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا ۳-تین بار جسم پر پانی بہانا، ۴-جسم [illegible] صاف کرنا ۵-پے درپے غسل کرنا۔

(ب) غسل کے فرائض:

غسل کے بارہ فرائض ہیں:

۱-کلی کرنا، ۲-ناک میں پانی چڑھانا، ۳-تمام بدن ایک بار دھونا، ۴-قلفہ کے اندرونی حصہ کو دھونا، ۵-ناف کے سوراخ کو دھونا، ۶-غیر مندمل سوراخ کو دھونا، ۷-مرد کا اپنے گندھے ہوئے بالوں کو کھوتا، ۸-اندر تک دھونا، ۹-داڑھی کا دھونا، ۱۰-مونچھوں کا دھونا، ۱۱-ابروؤں کے نیچے چمڑے کو دھونا، ۱۲-فرج خارج کو دھونا۔

حصہ دوم......اصول فقہ

سوال نمبر 4:-درج ذیل اجزاء کا جواب دیں؟

(۱) اصول فقہ کی تعریف اور غرض وغایت تحریر کریں؟

(۲) خاص کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کریں؟

(۳) مطلق اور مقید کی تعریفات کرکے ان کا حکم بیان کریں؟

(۴) حقیقت کی تعریف اور اس کی اقسام کے صرف نام تحریر کریں؟

(۵) ظاہر اور نص کی تعریفات لکھیں؟

جوابات:

(۱) اصول فقہ کی تعریف وغرض وغایت:

تعریف: وہ علم ہے جس کے ذریعے شرعی احکام معلوم ہوسکیں، اسے اصول فقہ کہتے ہیں۔

غرض وغایت: اس فن کو سیکھنے کا مقصد یہ ہے کہ شرعی احکام ادلہ تفصیلیہ سے معلوم کرنا اور مسائل کو استنباط کرنے کے قواعد معلوم کرنا۔

(۲) خاص کی تعریف اور اقسام:

تعریف: وہ لفظ مفرد جو کسی معنیٰ معلوم یا مسمیٰ معلوم کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اقسام: اس کی تین اقسام ہیں:

۱۔ تخصیص فرد جیسے زَیْدٌ، ۲۔ تخصیص نوع جیسے رَجُلٌ، ۳۔ تخصیص جنس جیسے اِنْسَانٌ۔

(۳) مطلق ومقید کی تعریفات وحکم:

مطلق کی تعریف اور حکم:

تعریف: وہ اسم جنس یا صفت جس میں ذات کا اعتبار کیا جائے اور کسی زائد وصف کی قید نہ ہو جیسے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَکُمْ۔

حکم: قرآن پاک کے مطلق پر جب تک عمل ممکن ہو خبر واحد اور قیاس کے ساتھ اس پر زیادتی جائز نہیں ہے۔

مقید کی تعریف اور حکم:

تعریف: اسم جنس یا صفت جس میں ذات کے ساتھ کسی زائد وصف کی قید بھی پائی جائے، اسے مقید کہتے ہیں جیسے وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَکُمْ۔

حکم: اس میں قید کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

(۴) حقیقت کی تعریف اور اقسام:

تعریف: وہ لفظ ہے جو اپنے معنیٰ موضوع لہ میں استعمال ہو جیسے اسد سے مراد شیر لینا۔

اقسام حقیقت کے نام:

حقیقت کی اقسام کے نام یہ ہیں:

۱۔ حقیقت متعذرہ، ۲۔ حقیقت مھجورہ، ۳۔ حقیقت مستعملہ

(۵) ظاہر ونص کی تعریفات:

ظاہر: وہ کلام جس کو سن کر اس کی مراد سننے والے پر واضح ہو جائے جیسے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

نص: جس معنیٰ کے لیے کلام کو لایا گیا ہو۔ وہ نص کہلاتا ہے جیسے كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: آخری سوال لازمی باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں؟

حصہ اوّل......علم الصیغہ

سوال نمبر 1:-(الف) فعل کی تعریف کریں اور بتائیں کہ معنی اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی اقسام اور ان کی تعریفات لکھیں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:-(الف) عین کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے کتنے اور کون کون سے وزن آتے ہیں؟

کسی ایک وزن کے مضارع بیان کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) حرف "لم" کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں نیز "لَمْ" اور "لَمَّا" میں فرق کی وضاحت کریں؟ ۷+۸=۱۵

سوال نمبر 3:-(الف) اسم تفضیل کی گردان لکھ کر اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق کی وضاحت کریں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

(ب) "ادکر" اصل میں کیا تھا؟ اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوا؟ اس میں کتنی حالتیں جائز ہیں؟ بیان کریں؟ ۱۵

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 4:-درج ذیل میں سے تین اجزاء حل کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(۱) باب "نَصَرَ يَنْصُرُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۲) باب "فَتَحَ يَفْتَحُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۳) باب "كَرُمَ يَكْرُمُ" چھ ابواب کی موافقت کرتا ہے آپ ان میں سے دو کی موافقت مثال

دے کر بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۴) سلب ماخذ، اتخاذ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۵+۵=۱۰

(۵) باب افعال اور باب تفعیل کا ایک ایک خاصہ مثال دے کر سپرد قلم کریں؟ ۵+۵=۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

چوتھا پرچہ: صرف

حصہ اوّل: علم الصیغہ

سوال نمبر 1:- (الف) فعل کی تعریف کریں اور بتائیں کہ معنی اور زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟

(ب) حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی اقسام اور ان کی تعریفات لکھیں؟

جوابات:

(الف) فعل کی تعریف: فعل وہ کلمہ ہے جو مستقل معنیٰ پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ملا ہوا ہو جیسے ضَرِبَ یَضْرِبُ۔

معنی و زمانہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

معنی و زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں:

i- فعل ماضی: وہ فعل جو گزشتہ زمانے میں واقع ہونے والے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ۔

ii- فعل مضارع: وہ ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے میں واقع ہونے والے معنیٰ پر دلالت کرے جیسے یَضْرِبُ۔

iii- فعل امر: وہ فعل جو مخاطب سے کسی کام کے آئندہ زمانے میں طلب پر دلالت کرے جیسے اِضْرِبْ۔

(ب) تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی اقسام:

تعداد حروف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

i- ثلاثی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ یَنْصُرُ۔

ii- رباعی: وہ فعل ہے جس میں حروف اصلی چار ہوں جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ۔

پھر ان کی مزید دو قسمیں ہیں:

(ا) مجرد: وہ فعل ہے جس کی ماضی میں حروف اصلی سے زائد کوئی حرف نہ ہو جیسے نَصَرَ (ثلاثی مجرد) بَعْثَرَ (رباعی مجرد)

مزید فیہ: اگر فعل ماضی میں حروف اصلی سے کوئی زائد حرف ہو جیسے اِجْتَنَبَ (ثلاثی مزید فیہ) تَسَرْبَلَ (رباعی مزید فیہ)

سوال نمبر2:- (الف) عین کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے کتنے اور کون کون سے وزن آتے ہیں؟

کسی ایک وزن کے مضارع بیان کریں؟

(ب) حرف "لَمْ" کا لفظی و معنوی عمل بیان کریں نیز "لَمْ" اور "لَمَّا" میں فرق کی وضاحت کریں۔

جوابات:

(الف) باعتبار حرکت عین کلمہ ماضی معروف کے اوزان:

نمبر1: فَعَلَ جیسے مَنَعَ، کَتَبَ۔

نمبر2: فَعِلَ جیسے عَلِمَ۔

نمبر3: فَعُلَ جیسے کَرُمَ۔

مضارع: فَعِلَ سے مضارع دو وزن پر آتا ہے i- یَفْعَلُ جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ، ii- یَفْعِلُ جیسے حَسِبَ یَحْسِبُ۔

(ب) حرف "لَمْ" کا لفظی عمل:

فعل مضارع کے شروع میں اگر حرف لم لگا دیا جائے تو یہ فعل نفی جحد بلم بن جاتا ہے۔ جن صیغوں کے آخر میں پیش ہو ان کو جزم دیتا ہے جیسے یَفْعَلُ سے لَمْ یَفْعَلْ اور سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرا دیتا ہے جیسے یَفْعَلَانِ سے لَمْ یَفْعَلَا اور جمع مؤنث کے نون میں کوئی عمل نہیں کرتا۔

حرف لم کا معنوی عمل: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

لَمْ اور لَمَّا میں فرق: حرف لما بھی لفظی اور معنوی لحاظ سے حرف لم کی طرح عمل کرتا ہے لیکن فرق یہ ہے لَمْ یَفْعَلْ کا معنی ہے "اس ایک مرد نے نہیں کیا" اور لَمَّا یَفْعَلْ کا معنی ہے "اس نے ابھی تک نہیں کیا"۔

سوال نمبر3:- (الف) اسم تفضیل کی گردان لکھ کر اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق کی وضاحت

کریں؟

(ب) "اِدَّکَرَ" اصل میں کیا تھا؟ اس میں کون سا قاعدہ جاری ہوا؟ اس میں کتنی حالتیں جائز ہیں؟ بیان کریں؟

جوابات: (الف) اسم تفضیل کی گردان:

اَفْعَلُ، اَفْعَلَان، اَفْعَلُوْنَ، اَفَاعِلُ، فُعْلٰی، فُعْلَیَان، فُعْلَیَاتٌ، فُعَلٌ وَ فُعْلٰی

اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق: مبالغہ کے صیغوں میں محض معنی فاعلیت کی زیادتی پائی جاتی ہے کسی سے مقابلہ نہیں ہوتا جیسے ضَــــرَّابٌ جبکہ اسم تفضیل میں دوسروں کی نسبت زیادتی مقصود ہوتی ہے جیسے اَضْرَبُ الْقَوْمِ (قوم میں زیادہ مارنے والا)

(ب) "اِدَّکَرَ" کی تفصیل:

☆اِدَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ تھا۔

قاعدہ: باب افتعال کا فاء کلمہ ذال ہونے کی وجہ سے تائے افتعال کو دال سے بدلا اور ذال کو بھی دال سے بدل کر ادغام کیا تو اِدَّکَرَ بن گیا۔

جائز حالتیں: یہاں دال کو ذال سے بدل کر اِذَّکَرَ اور ادغام کے بغیر اِذْدَکَرَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

حصہ دوم......خاصیات ابواب

سوال نمبر 4:- درج ذیل اجزاء حل کریں؟

(۱) باب "نَصَرَ یَنْصُرُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(۲) باب "فَتَحَ یَفْتَحُ" کی کوئی دو خاصیات مثالیں دے کر تحریر کریں؟

(۳) باب "کَرُمَ یَکْرُمُ" چھ ابواب کی موافقت کرتا ہے آپ ان میں سے دو کی موافقت مثال دے کر بیان کریں؟

(۴) سلب ماخذ، اتخاذ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(۵) باب افعال اور باب تفعیل کا ایک ایک خاصہ مثال دے کر سپرد قلم کریں؟

جوابات:

(۱) باب "نَصَرَ یَنْصُرُ" کی خصوصیات:

قطع ماخذ: مدلول ماخذ کو کاٹنا جیسے حَشَشْتُ۔

صیرورت: کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا جیسے بَابُ جِبْرَائِیلَ لِرَسُوْلِ اللہ

(۲) باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خصوصیات:

تصیر: کسی چیز کو صاحب ماخذ بنا دینا جیسے بَنَا اللهُ الْخُلْقَ۔

ضرب ماخذ: مدلول ماخذ کی جگہ پر مارنا جیسے رَأْسَ زَیْدٌ بَکْرًا۔

(۳) "کَرُمَ یَکْرُمُ" کی موافقت الابواب:

i- موافقت باب ضَرَبَ یَضْرِبُ جیسے عَثَرَ بَکْرٌ وَعَثُرَ بَکْرٌ۔

ii- موافقت باب تفعل جیسے جَعُدَ وَیَجَعَّدَ الشَّعْرَ۔

(۴) سلب ماخذ:

کسی چیز سے ماخذ کو الگ کر دینے کو سلب ماخذ کہتے ہیں۔

اتخاذ: اتخاذ کی کئی صورتیں ہیں:

ماخذ کو بنانا جیسے تَثَوَّبَ۔

یا ماخذ کو پکڑنا، لینا یا اختیار کرنا جیسے تَجَنَّبَ۔

یا کسی چیز کو ماخذ بنانا جیسے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ۔

یا ماخذ میں پکڑ لینا جیسے تَأَبَّطَ الصَّبِیَّ۔

(۵) باب افعال کا خاصہ:

واجدان: کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَیْدًا۔

باب تفعیل کا خاصہ:

تخلیط: کسی چیز کو ماخذ سے طمع و مزین کرنا جیسے ذَهَبْتُ السَّیْفَ۔

☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں سے دو دو سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل......تفہیم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) اسم کی علامات مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 2:- (الف) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز غیر منصرف اور جمع مذکر سالم کا اعراب مثالوں سمیت لکھیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) غیر منصرف کی تعریف کریں اور اسباب منع صرف بیان کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

سوال نمبر 3:- (الف) مرفوع کی تعریف کریں اور بتائیں کہ مرفوعات کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) درج ذیل میں سے تین کی تعریفات تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ (۳) مرکب مفید (۴) معرب (۵) مبنی

حصہ دوم......شرح مائۃ عامل

سوال نمبر 4:- (الف) عوامل لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ نیز عوامل اسماعیہ کی تعداد بیان کریں؟ ۵+۵=۱۰

(ب) شرح مائۃ عامل کی روشنی میں حرف جر "ب" کے کوئی دو معانی مثالوں سمیت تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 5:- (الف) شرح مائۃ عامل کی روشنی میں "الٰی" کے معانی تحریر کریں؟ ۱۰

(ب) اسم کو نصب دینے والے حروف کل کتنے ہیں؟ ان میں سے دو کی مثالیں تحریر کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 6:- (الف) مضارع کو جزم دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟ دو کی مثالیں دیں۔

۵+۵=۱۰

(ب) "کتبت بالقلم" کی ترکیب تحریر کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

پانچواں پرچہ: نحو

حصہ اوّل: تفہیم النحو

سوال نمبر 1:- (الف) علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض سپرد قلم کریں؟

(ب) اسم کی علامات مثالوں سمیت تحریر کریں؟

جواب: (الف) علم نحو کی تعریف: علم نحو ان چند بنیادی قواعد کو جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے تینوں کلموں یعنی اسم، فعل اور حرف کی باہم ترکیب کا طریقہ اور اعراب و بنا کے لحاظ سے ان کے آخر کی کیفیت معلوم ہو۔

موضوع: کلمہ اور کلام۔

غرض: عربی کلام میں انسان کی زبان لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

(ب) اسم کی علامتیں:

اسم کی دس علامتیں ہیں:

(۱) مسند الیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، ۲- مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، ۳- الف لام کا داخل ہونا جیسے اَلرَّجُلُ، ۴- حرف جر کا داخل ہونا جیسے بِزَیْدٍ، ۵- آخر میں تنوین کا ہونا جیسے کِتَابٌ، ۶- تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ، ۷- جمع ہو جیسے رِجَالٌ، ۸- موصوف ہو جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ، ۹- مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ ۱۰- منادیٰ ہو جیسے یَا رَجُلُ۔

سوال نمبر 2:- (الف) وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز غیر منصرف اور جمع مذکر سالم کا اعراب مثالوں سمیت لکھیں؟

(ب) غیر منصرف کی تعریف کریں اور اسباب منع صرف بیان کریں؟

(الف) اسم متمکن کی اقسام کی تعداد:

وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ اقسام ہیں:

غیر منصرف کا اعراب: رفع ضمہ کے ساتھ، نصب اور جر فتحہ کے ساتھ جیسے جَاءَنِی عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

جمع مذکر سالم کا اعراب: رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ، نصب اور جر یا ماقبل مکسور کے ساتھ جیسے جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

(ب) غیر منصرف کی تعریف:

وہ اسم جس میں منع صرف کے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے جیسے ثُلٰثُ۔

اسباب منع صرف: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف نون زائدتان۔

سوال نمبر 3:- (الف) مرفوع کی تعریف کرکے بتائیں کہ مرفوعات کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

(ب) درج ذیل کی تعریفات تحریر کریں؟

(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ (۳) مرکب مفید (۴) معرب (۵) مبنی

جواب: (الف) مرفوع کی تعریف:

وہ اسم جو فاعلیت کی علامت پر مشتمل ہو جیسے زَیْدٌ۔

اسمائے مرفوعات: اسمائے مرفوعات آٹھ ہیں:

۱- فاعل، ۲- مفعول مالم یسم فاعلہ، ۳- مبتداء، ۴- خبر، ۵- حروف مشبہ بفعل کی خبر، ۶- افعال ناقصہ کا اسم، ۷- ما و لا مشبہتین کا اسم، ۸- لائے نفی جنس کی خبر۔

(ب) اصطلاحات کی تعریفات:

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔

جملہ انشائیہ: جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جب بات کرنے والا بات کرکے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔

معرب: وہ اسم جو کسی دوسرے کلمہ سے مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔

مبنی: وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے مرکب نہ ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ ہو۔

حصہ دوم ...... شرح مأۃ عامل

سوال نمبر 4:- (الف) عوامل لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ نیز عوامل اسماعیہ کی تعداد

بیان کریں؟

(ب) شرح مائة عامل کی روشنی میں حرف جر ''ب'' کے کوئی دو معانی مثالوں سمیت تحریر کریں؟

جواب: (الف) عوامل لفظیہ کی اقسام:

عوامل لفظیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱-عوامل سماعیہ، ۲-عوامل قیاسیہ

عوامل سماعیہ کی تعداد: عوامل سماعیہ کی تعداد 91 ہے۔

(ب) حرف جر ''ب'' کے دو معانی:

(۱) استعانت جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

(۲) مصاحبت جیسے اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهٖ۔

سوال نمبر 5:-(الف) شرح مائة عامل کی روشنی میں ''اِلٰی'' کے معانی تحریر کریں؟

(ب) اسم کو نصب دینے والے حروف کل کتنے ہیں؟ ان میں سے دو کی مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) الٰی کے معانی:

الٰی کے دو معانی ہیں:

(۱) انتہاء غایت جیسے سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ۔

(۲) مصاحبت جیسے وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَهُمْ اِلٰى اَمْوَالِكُمْ

(ب) اسم کو نصب دینے والے حروف:

اسم کو نصب دینے والے سات حروف ہیں۔ دو کی مثال درج ذیل ہے:

(۱) واؤ بمعنی مع جیسے اِسْتَوَى الْمَاءُ وَالْخَشْبَةَ۔

(۲) اِلَّا استثنائیہ جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا۔

سوال نمبر 6:-(الف) مضارع کو جزم دینے والے حروف کون کون سے ہیں؟ دو کی مثالیں دیں۔

(ب) ''كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ'' کی ترکیب تحریر کریں؟

جواب: (الف) حروف جازمہ:

فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں:

(۱) لَمْ جیسے لَمْ يَضْرِبْ، (۲) لَمَّا جیسے لَمَّا يَضْرِبْ زَيْدٌ

(۳) لام امر جیسے لِيَضْرِبْ، (۴) لائے نہی جیسے لَا تَضْرِبْ

اِنْ شرطیہ جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔

(ب) ترکیب:

کَتَبْتُ، فعل وفاعل ب، حرف جار القلم مجرور۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو۔ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات 2023ء/۱۴۴۴ھ

چھٹا پرچہ: عربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں جبکہ جزوی رعایت ہر سوال میں موجود ہے۔

سوال نمبر 1:۔(الف) درج ذیل میں سے ایک جز کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۱۰

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ٥ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ٥

(۲) عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ، فان لم یستطع فبلسانہ، فان لم یستطع فبقلبہ، وذلك أضعف الایمان٥

(ب) درج ذیل میں سے دو اشعار کا ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۱) مننت علینا بعد کفر وظلمة وأنقذتنا من حندس الظلم والظلم

(۲) وأکرمتنا بالهاشمی محمد وکشفت عنا ما نلاقی من الغمم

(۳) کریم منعم برلطیف جمیل الستر للداعی مجیب

(۴) حکیم لا یعاجل بالخطایا رحیم غیم رحمته یصوب

سوال نمبر 2:۔درج ذیل میں سے پانچ سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) من هو خالق کل شیء؟ (۲) فی أی شهر أنزل القرآن؟

(۳) من یرزق الناس جمیعا؟ (۴) هل یستوی الأعمی والبصیر؟

(۵) أی کتاب کان بید سعید؟

(۶) هل الأمر بالمعروف واجب علی جمیع المسلمین؟

سوال نمبر 3:۔درج ذیل میں سے پانچ جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟ (۵×۵=۲۵)

(۱) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (۲) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۳) ہم اللہ سے رزق مانگتے ہیں۔ (۴) ہمارا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۵) گناہگار خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (۶) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

سوال نمبر 4:- (الف) درج ذیل میں سے تین کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) عزيز (۲) متكبر (۳) شريك (۴) بصير (۵) أمانة

(ب) درج ذیل میں سے تین کے مفردات تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) ألأسماء (۲) أيام (۳) ألكافرون (۴) شركاء (۵) ألظلمات

☆☆☆☆

درجہ خاصہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2023ء

چھٹا پرچہ: عربی ادب

سوال نمبر 1:- (الف) درج ذیل اجزاء کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ○

(۲) عن أبي سعيد رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فان لم يستطع فبلسانه، فان لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الايمان○

(ب) درج ذیل اشعار کا ترجمہ کریں؟

(۱) مننت علينا بعد كفر وظلمة ... وأنقذتنا من حندس الظلم والظلم

(۲) وأكرمتنا بالهاشمي محمد ... وكشفت عنا ما نلاقي من الغمم

(۳) كريم منعم برلطيف ... جميل الستر للداعي مجيب

(۴) حكيم لا يعاجل بالخطايا ... رحيم غيم رحمته يصوب

جواب: (الف) ترجمہ: (i) کیا تم نے سمجھا کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ پس بلند و برتر ہے اللہ اور سچا بادشاہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کریم کا مالک ہے۔

(ii) "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے پس وہ اسے اپنے ہاتھ سے ختم کر دے، پس اگر وہ ہاتھ سے نہ کر سکے تو زبان سے کرے اور زبان سے ختم کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے کرے اور یہ ایمان کا کمزور

ترین درجہ ہے۔"

(ب) اشعار کا ترجمہ:

(۱) کفر و تاریک کے بعد تو نے ہم پر احسان کیا اور ظلم اور ظالموں کی تاریک رات سے تو نے ہمیں بچایا۔

(۲) اور تو نے محمد ہاشمی کو ہمیں بخش دیا، اور تو نے ان غموں اور دکھوں کو ہم سے دور کیا جن تک ہم پہنچنے والے تھے۔

(۳) وہ کرم کرنے والا، انعام کرنے والا، نیک سلوک کرنے والا، مہربانی کرنے والا، خوب عیب پوشی کرنے والا اور دعا کرنے والے کی دعا قبول کرنے والا ہے۔

(۴) وہ رب حکمت والا ہے کہ خطاؤں کی جلد سزا نہیں دیتا، وہ ایسا رحیم ہے کہ اس کی رحمت کا بادل موسلا دھار برستا ہے۔

سوال نمبر2:- درج ذیل سوالات کا عربی میں جواب تحریر کریں؟

(۱) من هو خالق كل شيء؟ (۲) في أي شهر أنزل القرآن؟

(۳) من يرزق الناس جميعا؟ (۴) هل يستوي الأعمى والبصير؟

(۵) أي كتاب كان بيد سعيد؟

(۶) هل الأمر بالمعروف واجب على جميع المسلمين؟

جواب: سوالات کے عربی میں جواب:

(۱) الله خالق كل شيء . (۲) انزل القرآن في شهر رمضان .

(۳) الله يرزق الناس جميعاً . (۴) لا يستوى الاعمى والبصير .

(۵) بيد سعيد قائمة الاسعار .

(۶) نعم! الامر بالمعروف واجب على جميع المسلمين .

سوال نمبر3:- درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں؟

(۱) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ (۲) مسلمان اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

(۳) ہم اللہ سے رزق مانگتے ہیں۔ (۴) ہمارا رب بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(۵) گناہگار خسارے میں رہنے والے ہیں۔ (۶) اللہ ہی نفع دیتا ہے۔

جواب: عربی ترجمہ:

(۱) نحمد اللہ (۲) المسلمون یعبدون اللہ

(۳) نسأل اللہ رزقاً (۴) ربنا غفور رحیم

(۵) العاصی من الخاسرین (۶) لاینفع احد الا اللہ

سوال نمبر 4:-(الف) درج ذیل کو مفید جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) عزیز (۲) متکبر (۳) شریك (۴) بصیر (۵) أمانة

(ب) درج ذیل کے مفردات تحریر کریں؟

(۱) ألأسماء (۲) أیام (۳) ألکافرون (۴) شرکاء (۵) الظلمات

جواب: (الف) مفید جملے:

الفاظ	جملے
عزیز	واللہ عزیز حکیم
متکبر	اللہ متکبر
شریك	لاشریك له
امانة	کتاب خالد امانة عندی

(ب) مفردات:

الاسماء	اسم	شرکاء	شریك
ایام	یوم	الظلمات	ظلمة
الکافرون	کافر		

☆☆☆☆